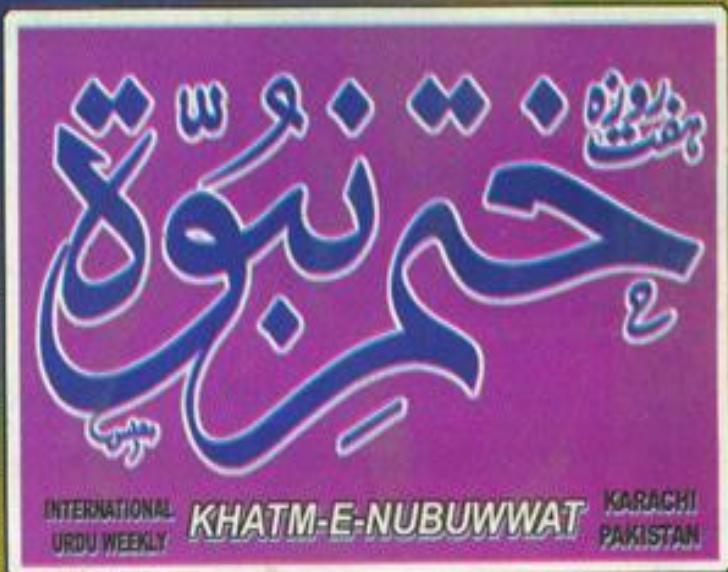


الدولی مجلس خط حضرت اکارجنان

اسوچ بنوی  
او مسلم لون جان



شماره: ۲۲۰

۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء / ۱۵ جولائی ۱۴۲۶ھ

جلد: ۲۳

# عجیدہ حتم نبوت امت کی بقا کا ضامن

عبادت  
اور طاعت  
میں اعتدال

سے ناعتمان غنی

شیعہ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی جملہ

## لپکے ممال

جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس سے وضو تو خاب نہیں ہوتا؟ وفاکف میں ظلل تو نہیں آتا؟ برائے مہربانی اس امام سکلے سے آگاہ فرمائیں۔

ن:..... خذہلی سگریٹ پان سے وضو تو نہیں ہوتا۔ لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبوکا دور کرنا ضروری ہے۔ اگر من سے خذہلی سگریٹ کی بوآتی ہو تو نماز کر کر ہو جاتی ہے۔

**آگ پر پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے سے وضو**

نہیں ٹوٹتا:

س:..... میں نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں اور برا سب سے بلا مسئلہ یہ ہے کہ میں چائے کٹرت سے استھان کرتی ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ گرم چیز خلا چائے، کھانا یا انکی چیزیں جو آگ پر پکی ہوں، انہیں کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے دوبارہ وضو کیا جائے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ن:..... آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

**کھانا کھانے یا برہنہ ہونے سے وضو**

نہیں ٹوٹتا:

س:..... اگر کوئی شخص وضو کے کھانا کھائے تو کیا وضو نہیں جائے گا؟ وضو کے درواں اگر کوئی شخص برہنہ کر کر پڑے تہذیل کرے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ن:..... دونوں سورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا۔

آئینہ یاٹی وی دیکھنے کا وضو پر اثر:

س:..... کیا آئینہ دیکھنے یاٹی وی دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:..... آئینہ دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ وی دیکھنا گناہ ہے اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کر لیا مجبوب ہے۔

**سگریٹ نوشی، ٹبلیویشن اور دیکھنے اور ریڈیو**

پر موہقیتی سننے کا وضو پر اثر:

س:..... سگریٹ نوشی، ٹبلیویشن دیکھنے اور ریڈیو پر موہقیتی سننے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:..... سگریٹ نوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن منہ کی بدبوکا پوری طرح دور کرنا ضروری ہے اور گناہوں کے کاموں سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن کر کرہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے دوبارہ وضو کر لیا مجبوب ہے۔

**باوضو حقہ بیڑی، سگریٹ، پان استعمال**

کر کے نماز پڑھنا:

س:..... ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بہت سے بزرگ ایسا کرتے ہیں کہ نماز کے لئے وضو کیا نماز ادا کی، اس کے بعد سگریٹ، بیڑی، خذہلی کرتے ہی جب دوسری نماز کا وقت آ جاتا ہے تو صرف دو تین بار کل کی اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور صحیح وفاکف بھی کرتے رہتے ہیں۔

رضیان شریف اکثر یہ دیکھتے ہیں آتا ہے کہ کہ ایک شخص تمام دن روزہ رکھتا ہے روزہ اظفار کرنے سے قبل وضو کرتا ہے، روزہ اظفار کرتے ہی جب دوسری نماز کا وقت آ جاتا ہے اور اس کے بعد سگریٹ، بیڑی، خذہلی کرتے ہیں اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور وفاکف بھی کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد حساد است برا کائم  
حضرت مولانا سید سیف الحسین حساد است برا کائم



ایمروشیت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری  
خطیب اکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی  
بجاہر اسلام حضرت مولانا نور الدین جالندھری  
سالار اسلام حضرت مولانا الال حسین اختر  
محبت الحصر مولانا سید محمد بن سدھنوری  
فارغ قادران حضرت اقدس مولانا القیاد حیات  
شہیر اسلام حضرت مولانا علی دیوست لدھیانوی  
امام اہلی شیعہ حضرت مولانا متفق احمد الرحمن  
حضرت مولانا نور الدین جالندھری  
بخاری حضرت حضرت مولانا ناجی محمد محمود  
سبیٹ اسلام حضرت مولانا ناجی محمد محمود

مولانا اکبر بدالی ملک دنگر  
 محلات اب شیریں احمد  
 صاحب تھے مولانا علیزی احمد  
 مولانا احمد میان حسادی  
 مولانا سید احمد جلالیوری  
 صاحب اداء طارق محمود  
 مولانا احمد اسٹھیل شجاع آبادی

مولانا منیر گورن شدمدن  
کلکشن فیر، فتح محمد انور کلمنا  
پاہلے احمد جمال مہدائی شاہ  
کافلی شہزاد حبیب الیکوئٹ  
منفلوں و دہمیں الیکوئٹ  
ٹانگیکر کن، احمد اور شد عزیز  
محمد فیصل عرفان

(1)	مولانا احمد علی علی
(2)	مولانا احمد علی علی
(3)	مولانا احمد علی علی
(4)	مولانا احمد علی علی
(5)	مولانا احمد علی علی
(6)	مولانا احمد علی علی
(7)	مولانا احمد علی علی
(8)	مولانا احمد علی علی
(9)	مولانا احمد علی علی
(10)	مولانا احمد علی علی
(11)	مولانا احمد علی علی
(12)	مولانا احمد علی علی
(13)	مولانا احمد علی علی
(14)	مولانا احمد علی علی
(15)	مولانا احمد علی علی
(16)	مولانا احمد علی علی
(17)	مولانا احمد علی علی
(18)	مولانا احمد علی علی
(19)	مولانا احمد علی علی
(20)	مولانا احمد علی علی
(21)	مولانا احمد علی علی
(22)	مولانا احمد علی علی

حوالہ کوں حکما اسلام چاہئے ۹۹  
اسوہ نبی اور سلسلہ جوان  
حوارت اور طاعت میں احوال  
عقیدہ فتح نوبت است کی یاد کا شناس  
سیدنا خان غنی رضی اللہ عن  
البصیرہ مولانا ناجی الدین  
اخبار عالم پر ایک قفر

رذعلون ہڈون ملکہ احمدیہ کنیت احمدیہ  
پھر بڑی بڑی سوکی بڑی بڑی مدد شریعتی بڑی بڑی مدد  
رذعلون ہڈون ملکہ احمدیہ شہنشاہی شہنشاہی مدد  
پھر بڑی بڑی سوکی بڑی بڑی مدد شریعتی بڑی بڑی مدد

لندن آفس:  
35, Stockwell Green,  
London, SW9 9HZ U.K.  
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری بیان برداری، ملتان  
FAX: 092-927-383-8, 092-927-383-8  
Hazaragi Bagh Road, Multan.  
Ph: 092-927-34122 Fax: 092-927-

بخاری احمدیہ کتب خانہ  
کتاب خانہ احمدیہ کتب خانہ  
Jama Masjid Bab-ur-Rehmet (Trust)  
Odehia Library, 100, 10th Street, Lahore, Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحيم

اداریہ

## عوام کو کس فتح کا اسلام چاہئے؟؟

آج کل ملک میں یہ بحث بڑے زور و شور سے چاری ہے کہ ہمیں فلاں طرز کا اسلام چاہئے یا فلاں طرز کا اسلام نہیں چاہئے۔ یہ بحث تھیں ہیں ہے بلکہ قیام پاکستان کے ساتھ یہ بحث بھی معرض وجود میں آگئی تھی۔ ہائی پاکستان کی طرف منسوب بعض جلوں سے ملک میں یکورنامام کے حاوی بعض طبقات نے یہ تاثر لایا ہے کہ گواہانی پاکستان ملک میں یکورنامہ حکومت رائج کرنا چاہئے تھے۔ آئیے دیکھئے ہیں کہ ملک کو کس طرز کے اسلام کی ضرورت ہے اور اسلام کے قالب درحقیقت کون ہیں؟

اسلام کے بنیادی عقائد اور اعمال میں کوئی تہذیب ممکن نہیں، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مصلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائے ہیں۔ ان عقائد اور اعمال پر کسی خاص مکتبہ گلزار قوم یا خطہ کی چھاپ نہیں ہے بلکہ یہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہندوؤں کے لئے پسند فرمائے ہیں۔ خاتم النبیین مصلی اللہ علیہ وسلم کی بحث کے بعد دین مکمل ہو گیا اور اس میں کسی تمہیر کی تہذیب ممکن نہیں رہا۔ اب قیامت تک محمد رسول اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم کا لا یا ہوا اسلام ہے گا۔

مسلمانوں نے قیامت تک کے لئے محمد رسول اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کو قبول کر لیا اور اس کے بالتفاہیں بھی کئے ہانے والے تمام نقادوں کو رد کر دیا۔ تیرہ صد یاں اسی طرح گزر گئیں کے مسلمان محمد رسول اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام پر عمل کرتے رہے۔ بعد ازاں بعض لوگوں کے دل میں محمد رسول اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا سودا سایا۔ ان افراد کا سرگروہ قادریان کا رہنے والا مرزا غلام احمد تھا جس نے برطانیہ اعلان کیا کہ اب محمد رسول اللہ کا لا یا ہوا اسلام نہیں چلے گا بلکہ اب اس کا اسلام کے نام پر بھیں کردہ مذہب چلے گا۔ چونکہ اس کو اس دور کی حکومت کی مکمل صفات حاصل تھیں اس نے اسلام کے نام پر تحریف دین کی وہ بدترین کوششیں کیں کہ الامان والخیث۔ اس نے اپنے مرتب کردہ لوزائیدہ مذہب کا نام اسلام رکھا اور خود نبی بن بیٹھا۔ دین ہیز افراد کی ایک تعداد اس کے ساتھ ہو گئی اور انہوں نے بھی مرزا غلام احمد قادریانی کی معیت میں یہ راگ الائپا شروع کر دیا کہ اب "محمدی اسلام" نہیں چلے گا بلکہ "احمدی اسلام" چلے گا۔

اس وقت سے اگر بڑی خواندہ جملہ کا یہ دلیرہ ہن چکا ہے کہ وہ اسلام کے نفاذ سے سخت شاکی نظر آتے ہیں اور قادیانیت اور دیگر مذاہب سے اپنے آپ کو قریب تر کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر بڑی تہذیب کی چک دک نے انہیں اگر بڑی نبوت کے بہت قریب کر دیا ہے اس نے وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے ہارے میں اکثر و بیشتر اس تمہیر کی رائے دیتے نظر آتے ہیں کہ: "اسلام چودہ سو سالہ پرانا مذہب ہے جو آج کل کے دور میں نافذ اعلیٰ نہیں۔" کچھ عرصہ سے ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی کم و بیش اسی تمہیر کے نفاذ استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ دنیا خواہ کچھ بھی کہے لیں ہمارا خیال ہے کہ اس کے پس پشت وہی قادریانی فلسفہ کام کر رہا ہے جس کے تحت مسلمانوں کو دین اسلام سے برکشنا کے اگر بڑی نبوت اور اگر بڑی تہذیب و تدنی کے قریب لانے کی کوششیں جاری ہیں۔

قادیانی اس وقت بھی ملک میں اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہیں۔ یہی وہ بدکاروں کا ثولہ ہے جس کی وجہ سے ملک کا مقتدر طبقہ علمائے کرام کو ناخواہدہ سمجھتا ہے۔ قادیانیوں نے ملک کو اسلام سے دور کرنے کے لئے کوششیں اسی وقت سے شروع کر دی تھیں جب ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا تھا۔ اس ”غدار پاکستان“ نے اس طبقہ کو جو پاکستان کے سیاہ و سفید کام لکھے اسلام سے بحق کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ قادیانیوں ہی کے کامے کے لئے کرتوت ہیں کہ ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز افراد برملائیے کہنے نظر آتے ہیں کہ ہمیں اسلام نہیں چاہئے وہ کھلے عام شعائر اسلام کا نہ اق اڑاتے ہیں اور سنت نبویؐ کے بارے میں تغیر آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کو بہتر خیال کرتے ہیں ان کی نشست و برخاست قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے ساتھ ہے۔ ان سمجھتوں ہی کے بداثرات ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کا حلف نام و مذکوٰث قارم سے غائب ہو جاتا ہے پاپورٹ سے نہ ہب کا خانہ حذف کر دیا جاتا ہے قادیانیوں کی شرائیز سرگرمیوں سے آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں تو ہیں رسالت کے ارتکاب کی کھلی چھٹی دیدی جاتی ہے میرا تھن رلیں کے نام پر بے حیائی، فاشی اور عربانیت کو فروغ دیا جاتا ہے اور کوئی ان اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر اعتراض کرے تو اسے وسیع النظری اور روشن خیال اعتدال پسندی کی تلقین کی جاتی ہے۔

یہ سراسر قادیانی سوچ ہے کہ یہاں فلاں قسم کا اسلام چلے گا اور فلاں قسم کا اسلام نہیں چلے گا۔ ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اگر چلے گا تو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام چلے گا۔ یہاں کسی غلام کی جعلی نبوت نہیں چلے گی۔ یہاں مرزاً نبوت کا پرچار کرنے والوں کو من توڑ جواب دیا جائے گا۔ یہاں صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت چلے گی۔ یہاں صرف وہی احکامات و قوانین چلیں گے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ یہاں اگر کسی خاص قوم کے اسلام کو نہ چلنے دینے کے دعوے کے جاتے ہیں تو ہر شخص کو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یہ بات یاد رکھنی چاہئے اور کان کھول کر سن لئی چاہئے کہ پاکستان میں اسلام کے نام پر قادیانیت کو بھی نہیں چلنے دیا جائے گا اور اگر کسی نے اسلام کے نام پر قادیانیت کو راجح کرنے کی کوششیں کی تو مسلمانان پاکستان اس کا دریا بسرا گول کرنا بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ مسلمانان پاکستان، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور دین اسلام کے تحفظ کی خاطر کسی وردی اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ اسے جوتے کی ٹھوکر سے اڑا دیتے ہیں۔ قادیانی کان کھول کر سن لیں کہ انتظامی میں موجود وہن کے ٹاؤنوں کی موجودگی سے بھی مسلمانان وطن باقی ہیں اور اسلام اور نبوت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف کی جانی والی ان کی تمام سازشیں بھی مسلمانوں کی نظر وہن میں ہیں اور وہ ان کے سد باب کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ یہاں قادیانیت کو کسی قیمت پر چلنے نہیں دیا جائے گا۔ پاکستان میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام ان کی نبوت اور ان کی لائی ہوئی شریعت چلے گی۔ یہ مسلمانان پاکستان کا آخری فیصلہ ہے جس کا نمازہ ہر قیمت پر کیا جائے گا۔

## ضروری اعلان

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندر وہن و بیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بھایا جات کی اوائلی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بھایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہو شریاً گرانی، کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کیا جا چکا ہے۔

نیا سالانہ زرعاعون : ۳۵۰ روپے ہے، آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

(ادارہ)

شکریہ

# اللہ وحیوں کی اور مسلمانوں کی تاریخ

حقوق ادا کرتا ہے، رشتہ دار اس کے حقوق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ وہ صدر جوی کرتے ہیں یا نہیں؟ اس کو نہ کیجئے اس لئے کہ حضور نے ارشاد فرمایا: صدر جوی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب دوسری طرف سے قطع تعلق کا معاملہ کیا جائے تو یہ ملائے اور جوڑنے کا کام کرے۔

خلاصہ کلام یہ کہ شریعت کی نگاہ میں وہ شخص سخت ناپسندیدہ ہے جو رشتہ داروں سے سرد ہمہری اور طوطا چیزی کا معاملہ کرے تو جوان گھر اور گروپ پیش معاشرہ کا بھی ایک فرد ہے بلکہ صحبت مند اسلامی معاشرہ کی تکمیل کے عناصر کا جزو لانگھک ہے۔ تو جوانانِ اسلام کے سینکڑوں واقعات ہیں کہ انہوں نے اپنے اسلامی کردار و اعمال سے یاداں بزم کے لئے ریشم کی طرح فرم اور باطل کے لئے فولاد بن کر ایک مثالی معاشرہ قائم کیا اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کے جذبہ ایسا ہو اور دوسروں کو اپنے اور ترجیح کی اسکی مشاہیں پائی جاتی ہیں جو کسی بھی قوم و مذهب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ خلاصہ حضرت امام ہن حذیف عدوی فرماتے ہیں کہ جنگ یہ میوں میں اپنے پیچاڑ ابھائی کو علاش کرنے کے لئے شہداء کی لاٹشوں کے پاس گیا اور کچھ پانی ساتھ لیا کہ اگر اس میں کچھ جان باقی ہو تو پانی پلاوں ان کے پاس پہنچا تو زندگی کی کچھ رتن باقی تھی میں نے کہا کہ کیا آپ کو پانی پلاوں؟ تو اشارہ سے فرمایا: ہاں! اگر فوراً قریب سے ایک دوسرے رُثی سے مجاہی کی آواز آئی تو میرے بھائی نے اشارہ سے پانی ان کو دینے کے لئے کہا ان کے پاس پہنچا تو وہ دم تو ز

قرآن حکیم نے والدین کے ساتھ نیک سلوک ان کی دل جوئی و راحت رسانی کے احکام کے ساتھ لئے کہ حضور نے ارشاد فرمایا: صدر جوی کرنے والا وہ شخص بھی والدین کے اس سے زیادہ تھاج تھے جس قدر آج وہ تمہارے محتاج ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے وقت پر پھر دریافت کیا کہ اس کے بعد کون سائل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک والدین کے مدد و ماحول سے قریب ترین سرحد رشتہ داروں کی ہے تو جوان کو گھر میں بہن بھائی اور خاندان کے افراد کے ساتھ اسلام نیک سلوک اور اچھے برداز و اخلاق کا حکم دیتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔

حضرت جیبریل علیہ مطہری اللہ عنہ سے مردی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سن کر اس قربات سے قطع جوی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا یہاں یہ بات ٹھوڑا رہے کہ اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاندان اور رشتہ داروں کے حقوق کے معاملہ میں انسان کو اس زاویہ کا گاہ سے دیکھنے کی تربیت دیتا ہے کہ ہر انسان اپنی جانب سے صدر جوی اور خاندان کے

تفصیلات کے ان ستاروں کی روشنی اس وقت آب و تاب کے ساتھ ہوتی ہے جب یہ عہد شباب کی منزلوں کے راہ گزر میں واقع کہکشاں کے مسافر ہوں۔ استفادہ نور یا حصول خیاں کا کوئی میناء نورا گر ممکن ہے تو وہ مسلکہ نبوت ہی ہو سکتا ہے تھی وہ چانغ ہے جس سے نور ہدایت حاصل کیا جاسکتا ہے تھی وہ چشمہ فیضیاب ہے جس سے زندگی کے ذلک محیت سیراب ہو سکتے ہیں۔ نبوت کا یہ چانغ اپنی تمام تر روشنی سیست زندگی کے شعبوں کی ہر ہجت اور ہر پہلو میں میناء ہدایت ہیں کہ اسوہ نبوی کی شکل میں انسانوں کی رہنمائی کے لئے مکمل خد خال کے ساتھ موجود ہے۔ جو چاہے جس وقت چاہے اس سے ہدایت کا سامان حاصل کر سکتا ہے۔ اسوہ نبوی تو جوان طبقے کے لئے زندگی کے کیا کیا اصول ہیا کرتا ہے؟ اور کون کی ذمہ داریاں ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں نوجوانوں پر عائد ہوتی ہیں؟

نوجوان اپنے والدین کی امیدوں کا مرکز اور ان کی تھناوں کا مظہر ہوتا ہے اسلام نے والدین کے حقوق کی بڑی رعایت رکھی ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں بڑی تائید کے ساتھ داکام بیان کئے ہیں اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم نے جمال و تجدید کا ذکر کیا ہے اس کے متصل بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک ان کی خدمت ان کے سامنے مورب لہجے سے ٹھنڈکا حکم دیا ہے۔

## بیٹی کے نام

ایک بیٹی جو اب بڑی ہو چکی ہے، بھی یہ خط ان کے نام ان کے والدے کو تھا جب وہ ان کے پاس آئے اور میں کی تعلیم رہ کر کا پورا اپنے شوہر کے پاس رہیں چلی گئی تھی آج سے چالپس سال قابلیت کا خط بیٹی کے نام شائع ہوا۔ امر بالمعروف کی ذمہ داری کس طرح ادا کی ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

”بیٹی! السلام علیک! اس خیال سے کہ مجھ پر ذمہ داری نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ پہنچا جاؤں یہ ظاہر کرو جا ضروری سمجھتا ہوں کہ تمہاری بے پروری میں نے پسندیدگی کی ہے، جوہلی لڑکی کا بھی بے پرورہ بھروسہ ہے؛ گوار تھا، لیکن تمہاری بے پرورگی کا دل پر بہت زیادہ اثر ہے، کیونکہ تم سب سے بڑی اور تم بہنوں کے لئے غور ہو؟ جو اب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے جواب اللہ تعالیٰ کو دیتا ہے، پرورہ کا حکم میراث نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: ”جاحب کرہ“ وہی جواب بھی لے کا جا بول نہیں ہے سنت نہیں ہے، جو اب فرض ہے، مگر تم لوگ تو اب غالباً نہ اڑ کو بھی کچھ اہم فرض نہیں سمجھتے دعا کو ہوں جیسی میں کامیاب دیکھنے کا خواہاں۔ تمہارا والد۔ آج سے چالپس سال قابلی معاملہ صرف بے پرورگی کی حد تک پہنچا تھا اور باپ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ کملی ہوئی بحدیقی اور باپ نے صدمتی کی خواہیں اس وقت کہاں سے آئی جیسی؟ یہ تحدی تو تکملا تھیم اور گزر کا جوں کے کے والدین اپنے فرائض سوچیں اور آج کی تھیاں اپنا انجام نظر میں رکھیں، پھر طیکہ انجام بھی کی ”حس“ کچھ باقی رہ گئی ہو۔ (صدقہ جدید ۱۷ جون ۱۹۶۳ء)

مرسل: مولانا محمد نذر رحمانی، حیدر آباد

قدرت نے انہیں کے اندر ہر کام کا جذبہ رکھا ہے، لفڑی طور پر جذبات کے عروج اور کمال کا زمانہ انہی عمر کا عہد شہاب ہوتا ہے جذبہ اتنے کام کا بھی ہو سکتا ہے اور نہ کام کا بھی مسئلہ ہو سکتا ہے، اس کا جذبہ اس کا جذبہ اسلام میں احتمال کی حد تک ہے، اس کو بھی ایک معتدل جذبہ اسلام میں پسندیدہ ہے، لیکن جوں ہی یہ جذبہ احتمال کی مرحد سے کل کر خلط تھوڑی میں واپس ہو جاتا ہے اسلام کی تھا پسند اس سے اٹھ جاتی ہے، اسلامی قلامِ زندگی میں یا امر ہرگز پسندیدہ نہیں ہے کہ تو جو ان جذبات کے سیالاں میں شکل کی طرح بہجا گئیں اور اکثر انکی مالکت میں تو جو ان اپنے بزرگوں کی بات سننے مانئے اور ان کے تجربات سے فائدہ حاصل کرنے کی ملائیج کو پہنچتے ہیں۔ اس لئے سلمہ نو جو ان کو شدید ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر بکھل ہاتھ پر رکتا ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سوہنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم چسین کو اسی کی تعلیم دی ہے۔ اگری میں خسوس افسوس میں ایک اہمیت کی سلسلہ کی سیل بھی کی طبع میں ہوئی ہے، ملت کی شان ایسا جیسیت کی بھروسے کے لئے اسلام نے مسلمانوں کو قلامِ زندگی میں اس بات کا پابند کیا ہے، وہ ایک اہمیت کی امارت میں رہیں اور جائز کاموں میں اس کی اطاعت اپنائی جو ایمان، چسین چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ اہل تعالیٰ ہے:

”اے ایمان والوا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کوں کی اطاعت کرو۔“ (آلہ) ملت کے فردوں نے کی جیشیت سے تو جو الوں کی پیداواری ہے کہ وہ آسانی تعلیمات اور اسے نہیں سے لیفان در قان حاصل کر کے حدت میں کے تصور و جذبہ کو زندہ رکھے اس کے نتھیں اسے شیرازہ کو جمع کر لے اس کی جیشیت کو حکم کرنے اور اس کے لئے ہوش تر اور خوب رکھ سے کام لےتا کہ کوئی مظلوم و موت

ایمانی کا مظاہرہ کر کے صحابہ کرام نے آئندہ نسلوں کے لئے بالخصوص نو جو ان نسل کا اپنے جذبات کا بوسیں رکھئے اور ایمان کے حکم کی قبول کا تھیم سنت دیا ہے اس نے ایک مسلمہ نو جو ان کے لئے یا امر نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ ”چلوادھ کو جو اب ہو جرکی“ کی ملی تصور بخے کے بجائے مسلمہ نو جو ان کے لئے تاکہ کوئی مظلوم و موت ارشادِ اہل تعالیٰ ہے:

”اے ایمان والوا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کوں کی اطاعت کرو۔“ (آلہ) ملت کے فردوں نے کی جیشیت سے تو جو الوں کی پیداواری ہے کہ وہ آسانی تعلیمات اور اسے نہیں سے لیفان در قان حاصل کر کے حدت میں کے تصور و جذبہ کو زندہ رکھے اس کے نتھیں اسے شیرازہ کو جمع کر لے اس کی جیشیت کو حکم کرنے اور اس کے لئے ہوش تر اور خوب رکھ سے کام لےتا کہ کوئی مظلوم و موت

حریک استحیل را سے نہ بنا سکے۔ ملاماتِ اقبال کا ایک شعر ہے:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر  
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

# حیات اور طاعت میں احتمال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول نے فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھتا ہو اور نیند اس کو پہنچان کر لی تو ہو جائے یہاں تک کہ نیند غائب ہو جائے اگر کوئی نماز میں ہے اور نیند سے مدھوش ہو رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ استھنار کرنا ہے اور انہی بُرداخ کرنے لگے اور اپنے کو کوئے لے۔

(بخاری، مسلم)

متوسط نماز، متوسط خطبہ۔

حضرت چادر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک تھا میں آپ کی نماز کی خلیفہ تھی اور آپ کا خطبہ بھی خلیفہ تھا۔ (مسلم)

فس اور اہل کاظم:

حضرت دہب بن مہدی اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو زادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان یہاں چارہ کرا دیا ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو زادہ رضی اللہ عنہ کے مگر آئے ان کی بیوی کو دیکھا کہ بہت معنوی کپڑوں میں تھیں تو کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا: تمہارے بھائی ابو زادہ رضی اللہ عنہ کو دینا میں کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اتنے میں حضرت ابو زادہ رضی اللہ عنہ اگلا ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ حضرت ابو زادہ نے حضرت سلمان سے

حدت سے ہزار مجھے نہیں ہے۔ (مسلم)

بے جا قلتی ہلاکت کا سامان ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بے جا قلتی کی وہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

دین سے زور آزمائی:

حضرت ابو زادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین آسان ہے دین سے جس نے زور آزمائی کی دین لے ان کو ہر دن اپنی مہمان روی اختیار کرو اور احتمال مادمت کرے۔ (بخاری و مسلم)

**امۃ اللہ یتم**

سے کام لو۔

جستی کی حالت میں نماز پڑھئے جب

نیند کا ظہبہ ہو جائے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تحریف لائے اور ایک رسی دو کھبوں کے درمیان میگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ کیسی رسی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ لذب رضی اللہ عنہ کی رسی ہے؛ جب نیند کا جھوٹا آتا ہے تو اس سے لذک جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کو جھوڑ جب تک جستی رہے اس وقت تک نماز پڑھو اور جب سُنی آتے لگے تو سوچا۔ (بخاری، مسلم)

سب سے اچھا عمل اور عبادت وہ ہے جو آدمی ہمیشہ کرے:

حضرت ماکو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک ہوتا ہیں تھی اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحریف لائے پہنچا: یہ کون ہے؟ مرض کیا ہے؟ لالا ہوتا ہے اور یہ بڑی نمازیں ہر حق ہے آپ نے فرمایا: اتنا ہی کرو جسی قسم میں طاقت ہے اللہ نے آتا ہے کہ تم آتا جاؤ گے اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل زیادہ محبوب ہے جس پر عمل کرنے والا مادمت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازوائیں کے حلقہ پر پہنچنے لگا جب انہیں خبر دی تو گویا انہوں نے کم سمجھا ہاما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقابله؟ آپ کے ذخیرا میں اگلے اور پچھے گناہ کلش دیے گئے ایک لئے کہا: میں ہمہ درادات کو نماز پڑھوں گا اور درسرے لئے کہا: میں ہمہ روزے رکھوں گا اور انظار نہ کروں گا تیرے نے کہا: میں کبھی کاچ نہ کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحریف لائے اور فرمایا: تم یہ اس طرح کتھے ہو؟ خدا کی قسم اسی قسم سے بہت زیادہ اللہ سے اڑنے والا ہوں میکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور انظار کی گی کرتا ہوں نمازیں بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور عمر توں سے شادی بھی کی ہے پس جو مردی

ایک روایت میں ہے کہ یہ روزے سب سے آپ نے فرمایا آدمیے زمانے کے زیادہ افضل ہیں، میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی

ایک روایت میں ہے کہ یہ روزے سب سے آپ نے فرمایا آدمیے زمانے کے زیادہ افضل ہیں، میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی

کہا: میں روزے سے ہوں تم کھاؤ۔ حضرت سلامن نے کہا: جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہ کھاؤں گا تو

حضرت مجدد اللہ جب بروزے ۲۷ کے تو کہتے

انہوں نے کہا: کھائیا جب رات ہوئی تو حضرت ابو عات رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہوں نے کہا: کھائیا جب رات ہوئی تو حضرت ابو عات رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ انہوں کھڑے ہوئے۔ حضرت سلامن نے کہا: سو

میں اس سے زیادہ کو افضل نہیں سمجھتا۔

حضرت مجدد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: مجھ کو خیر پہنچی ہے کہ تم روزے

رکھتے ہو اور رات کو قرآن پڑھتے ہو میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ اس میں بھری بیت ہمالی کی ہے آپ

نے فرمایا: حضرت داؤد طیب السلام کے چیزے روزے رکھا

وہ لوگوں میں سب سے زیادہ ہمادت کرنے والے تھے

اور قرآن ہر سینے ختم کمل کر دئیں ہے کہا: یا نی اللہ اسی

اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: میں دن میں کمل

کر دئیں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ طاقت

ہے تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے تمہاری بھی کا تم

سلامن لے لیج کہا۔ (بخاری)

حضرت مجدد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

پر حق ہے اور تمہارے مہماں کا تم پر حق ہے بھی میں

میں دن روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہیں

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں گا دن کو روزے

رکھوں گا اور رات کو ہمادت کروں گا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لے فرمایا: شیخی لے یہ کہا ہے میں لے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیرے مان ہاپ آپ

نہ ہوں گے لیکن میں لے یہ بات کہی ہے آپ

لے فرمایا: تم اس کی استعانت نہیں رکھ سکتے روزہ رکو

اور اظفار کراؤ سوڑا اور جا گا اور مہینہ میں تین دن روزے

رکھو آپکی روزے میں وہ روزے کا ثواب ملے گا اسی

طرح پر سے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا میں

لے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا:

ایک دن روزہ رکھو دن ناقہ کر دئیں ہے کہا: میں اس

سے زیادہ کر سکتا ہوں آپ لے فرمایا: ایک دن روزہ

رکھو آپکی دن بانٹ حضرت داؤد طیب السلام اسی طرح

روزے رکھتے تھے اور یہ روزے کی سب سے زیادہ

مددل قابل ہے۔ (ماخوذ: تکمیل ادب ایامیت جلد ششم مرتب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید)

## عقیدہ کی تعریف

آپ جانتے ہیں کہ عقیدہ "عقده" سے مانع ہے اور عقده کہتے ہیں گرہ کو تو عقیدہ کی گردہ اسی مفہوم پر ہوتی چاہے کہ کسی طالع آزمائے شہادت پیدا کرنے سے بھی نہ کمل کے لہذا آپ نے اللہ اور اللہ کے رسول کے فرمان پر عقیدہ کی گردانہ دلی ہے یعنی عقیدہ ہے اب اگر کوئی طماس کو کھولنا چاہتا ہے تو آپ زیادہ سے زیادہ پر سوچنی گے کہ یہ شخص جو ہاتھ کہہ رہا ہے یا جو شبہ ڈال رہا ہے بہر حال یہ فلکا ہے اس اگر میری کوئی نہیں اس کا جواب نہیں آتا تو یہ میرا تصور ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہاتھ بھی ہے اور اس کو سوچنے پر حاصل ہضم نہیں کیا کیونکہ سوچنے یعنی ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہاتھ بھی ہے اور ہاتھ سب قلائل ہے۔ (ماخوذ: تکمیل ادب ایامیت جلد ششم مرتب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید)

# حَمْدُ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰالٰمِينَ لِيْكَ ابْنَاهَا كَانُوكَمْ

## ختم نبوت اور ائمما نبوت پر ایک یادگار تقریر

وقوں کی روزے وہی رمضان کے مبارک میلے کے رکھا۔ اور دھرمی آجہ کر کے جو حلا و متوکی رکھا وہی اپنے قلام اور نسخاب کے مطابق جو تبلیغ کیا ہے۔ حق وہی بیت اللہ شریف کا پہنچنے تمام مناسک کے مردوں میں سے کسی کے ہاتھ نہیں ملکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخوندی ہے وحدت علماً نبی یہ جو حدت ہے وہ حدت ارکانی ہے وحدت علماً نبی یہ رسول ہیں اور آخوندی ہیں۔

ان آیات سے اس امت کو نہیں بلکہ عالم کو جو دلتی اس پر بہت کم لوگوں نے غور کیا ایک باعثۃ انیاد کی نبوت پر ایمان جنمیں اللہ نے اپنے اپنے دلت اور اپنی ایمانی گہمہ اس نازک اور عظیم کام کے لئے یہے کہ ان آئمہ سے حضور القدر مصلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اعلان کا اعلان کیا کہ آپ خاتم النبیین انتساب کیا اور ہمارا خری تکمیر اور آخوندی کی جن کے بعد اب کوئی نیجی نہیں آئے اور بھلے تکمیروں کی رسالت پر بھی ایمان اور آپ کی رسالت اس کی خاتمیت پر بھی ایمان آپ کی رسالت و نبوت پر اس طرح ایمان کر نہیں کہ وہ ایک نبی کی نسبت کے ساتھ نہیں کی غائبی پر بھی ایمان نہیں کوئی معمول اور ممکن بھی نہیں ہے زندگی کی ایامت کو پیشیت نہیں ملی۔

اہم محدثات کے ساتھ کہتے ہیں کہ کسی بھی دوسرے کی نسبت ایک ایسا ایمان کی نسبت کے اتراء اور ان کے ثرف و مراہب کے اعتراف کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ سب اللہ کے تکمیر

تھے اور رسول ہر حق تھے) پر خصوصیت حاصل نہ کرہے وحدت و صفت حق کو بھی ایڈ وحدت ارکانی بھی انہیں ملی ہوں پر ایضاً اللہ رب العالمین نے صرف ایامت

محی پر کوئی عطا کیا۔

آپ نارق کا مطالعہ کریں، ہم نے تاریخ کا

بھرے فزیز بھائیج اور دوستوا اس موضوع پر آپ نے فاطلانہ مکرانیہ، حکلستانہ اور حملیہ و جزیرہ کے ساتھ بہتی تقریریں سنی ہوں گی۔ میں ان تفصیلات میں نہیں چاہکا وقت کی کی جسے بھی اور محدودت کے تابعے سے بھی اور محدودت بھی اور اس کی ضرورت بھی نہیں سمجھتا۔ یعنی ہمارے کے نہ صرف ایک طالب علم بلکہ ایک مصنف اور تاریخ عالم کے ایک واقف کاری کی جیشیت سے بھی اور ہمارے کے ساتھ دنیا کے غلط ممالک اور دنیا کے ایک بڑے حصے کی سر و سیاحصہ کرنے والے ایک دنیا کی جیشیت سے بھی آپ کے ساتھ بھی خوشی ہاتھی نہ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک بات جو اس مخصوص پر نہ مل کن ٹابتھنے کی۔

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

ارکانی کی وحدتی وحدت زمانی اور وحدت مکانی کی وحدت میں مکمل وحدت ہے ایک بدناد فتنی کی وحدت میں اور اللہ کی توفیق سے ایک بدناد فتنی میکلروں بڑا روں بار پڑھی ہوں گی۔ اللہ توفیق دے کر ہماری ہر چیز میں رہیں گیں ایک ایمانی بھی ایک ہوں گے ارکان بھی ایک ہوں گے اور دوسرا بات یہ کہ ہر زمان و مکان میں ہر عہد اور ہر دور میں اور ہر اس مکمل جہاں مسلمان آہا ہیں وہاں پر ایک وحدت پائی جائے گی زندگی وحدت احتجادی وحدت، عملی وحدت ہے اس کی اہمیت پر بہت کم لوگوں نے غور کیا۔

مکمل آیت جو ہم نے آپ لوگوں کے ساتھ وحدت حداست کی: "اللّٰهُمَّ اكملْ لِكُمْ... الْفَعْلَ" کر ملکی باتیتی ہے کہ اس ایامت کو کہا ہے کہ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہاروں میں عمل کر دیا اپنی ایامت کو تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تمہارے لے کر قیامت تک ایک بدیں گے۔ قیارہ وہی باقی لے اسلام کو بھیت دین کے پسند کر کے انتساب

اس میں تغیر و تبدل کرنے سے بیادیں اور نیا عقیدہ پیش کرنے سے بیویا ہو سکتے ہیں۔ یہ بحث بھائی کے بعد ہوا ہے اس سے پہلے بھی انہیں ہوا میں ایک تاریخ داں کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملے گی لیکن اس کے باوجود یہ دین اب تک ایک چلا آ رہا ہے انہیاں اور رسول جو گزر گئے ہیں ان پر ایمان ہاتھیے ابھی بھی اللہ تعالیٰ کی برتری اور قدرت کاملہ ہاتھیے ابھی بھی اسما امرہ اذا اراد شيئاً ان يقول له كن "الما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن لیکنون" اور اس کی ذات کی وحدت کہ پھرے عالم کو چلانے والا ہوتی ہے۔ "الما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن لیکنون" ان سب کے باوجود یہ ایک چیز ہے جو ابھی تک بنیادی اور اساسی عقائد ہے۔

میں ان چیزوں کو نہیں کہا جو کسی نے اپنے کسی دنیاوی مفہومی خاطر یا کسی رسوت کے نتیجہ میں یا کسی خدا کے سلسلہ میں غرض دنہا کے سلسلہ میں پیدا کرو یا دین میں وہ چیز بالکل نہیں پہنچے پرانی آج تک دریں بالکل صاف اور حقیقی مسئلہ موجود ہے اور سب ہانتے ہیں کہ اگر یہ خاب نہیں ہے اور خدا کا اگر خوف کی بھی وجہ میں ہاتھی ہے تو وہ بدعت وحدت کو سمجھتا ہے کہ یہ بدعت ہے اور یہ بدعت ہے۔ بدعت کو کوئی بھی سند ہاتھ نہیں کر سکتا۔ معصیت کو کوئی بھی طاقت ہا بعدهیں کر سکتا ہے کوئی توجہ ہا بعدهیں کر سکتا، کوئی اللہ کی رضا کا اینا طریقہ جس میں رسم و رواج کی بوآئی ہو دنیوی مفہار ہو نہیں جانا چاہکا یہ کس ہاتھ کا نتیجہ ہے؟ پونتھے اقام نبوت اور ختم نبوت کے اعلان کا۔

آن آپ یا رب دامبریا کے آخری سرے سمجھا درجے میں مطالبات اور ضروریات کے سمجھا درجے میں قاضوں کے پیدا ہونے کے ساتھ لگوں کو اتنی سیر و سیاحت کا انتقال ہوا ہو گا جتنا ہمیں

گئے ذرا کشانہ نظری کے ساتھ اور کشادہ ہوئی کے ساتھ آپ دیکھیں (و آپ کو صاف نظر آئے گا) کان میں نہ صرف اختلاف بلکہ تفاوت پا جانا ہے۔ یہ مدوب شروع میں کیسا تھا اور اب یہ کیا ہے؟ اس مدوب کے پیشووا اگر یہ نہ کہیں تو کم از کم اختلاف کے لئے یہ کہتے ہیں اس مدوب کے پیشووا اور ترجمان اور اس کے متعدد عالم پہلے یہ کہتے تھے اب ان کی رائے وہ نہیں رہی اور اب یہ کہتے ہیں بھی عقیدہ ہے اب ان کا کہنا ہے کہ بھی عقیدہ وہ نہیں یہ ہے۔ مہادت یہ ہے نہیں پہ مہادت نہیں تھی بدعت ہے۔ یہ ثابت ہے نہیں یہ ثابت نہیں مفترض ہے آپ دیکھیں گے کہ ان مذاہب میں مذاہب کا اختلاف ملے گا ارکان کا اختلاف ملے گا زمانہ کے ساتھ وہ بتے رہیں گے۔

اختلاف زمانی بھی ہے اختلاف مکانی بھی اس لئے آپ کو صاف ساف جو نہیں گئی ہے تو یہ کہ اس نہیں کی اشاعت کا جو راز ہے اور غلطی ہے جو اس کی وجہ میں پکو ہو رہا ہے کسی حصے میں پکو۔ یہ سب اس کا نتیجہ تھا کہ وہاں فتح نبوتو کا اعلان نہیں ہوا تھا ان لوگوں کے لئے اس کا موقع تھا اور بخوبی تھی جائز و ناجائز کی امکانی بخوبی تھی کہ وہ جو ہاں وہی کریں۔ آئی یہ بات کیوں ہے کہ ساری دنیا کے اختلافات کے باوجود یہاں کی اختلافات بھی اجتماعی اختلافات بھی اور اخلاقی اختلافات بھی یہ بحث بھی بحث محمدی سے پہلے نہیں ہیں آئی ہے تاریخی شہارت ہے اس کا کوئی الاردنہن کر سکتا۔ علمی اختلافات کے ساتھ علمی ترقیات کے ساتھ علمی تحقیقات کے ساتھ اور نئے نئے اکشافات کے ساتھ اور نئے نئے مطالبات اور ضروریات کے ساتھ اور نئے فوائد حاصل ہونے کی امید کے ساتھ جو

انہیں اخوب مطالبہ کیا ہے اور یہیں اس کی اپنے ملی کاموں اور تفصیلی کاموں میں برادر ضرورت بھی پڑتی رہتی ہے۔ ہم نے یہ دوست و عیسائیت کی محدث کتابیں بھی پڑھیں ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ امت کی پوری تاریخ مذکور کتابیں پڑھ رکھی تاریخ ہے۔ شیخ فراز کی تاریخ نبی ہے شرق دمیر کی تاریخ ہے بحث و اختلاف کی تاریخ ہے حقائق میں اختلاف ارکان کے ادا کرنے میں اختلاف پور جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں مخفی امت کے ایک فرد ہونے کے نہیں تاریخ و مذاہب کا مطالعہ رکھنے والے کی حیثیت سے آپ بھی مطالعہ کچھ فرشتہ کی کتابیں پڑھئے جو سن کی کتابیں پڑھئے اٹکل کتابیں پڑھئے مذاہب کی جواہریں لکھی گئی ہے تو ان سورخوں کو اس کا اقرار کرنے نہیں بلکہ شرم سے گوئا نہ ہے بالآخر کہتے ہوئے بلکہ اپنے احساس کمتری کے ساتھ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے آپ دیکھیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ اسلام سے پہلے کے مذاہب میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے کہ اس کے تبلیغ نے جس طرح اعلان کیا جو اتنی تائید نہیں دیہ اور ان کی تائی ہوئی تعلیمات کے مطابق صدیوں پہلے رہا اور صدیوں کیا بلکہ بعض مردم لفظ مددی اور دہائیں بکھڑا ٹھکل ہو گیا۔

ان مذاہب کی تاریخ تباہی ہے کہ وہاں تمام نبوت کا اور ختم نبوت کا اعلان نہیں کیا گیا تھا کیونکہ نہیں تھا کہ ان مذاہب کو جو لوگ بحق مانئے ہیں اور ان پر پہنچا یقین رکھتے ہیں اور لفڑ کرتے ہیں وہ بھی جہاں تک ہماری معلومات ہیں ان میں سے کسی لے پیدا نہیں کیا کہ نبی اور رسول نے اپنی خاتمیت خاتم الرسل و خاتم الانبیاء ہوئے کاموں کیا ہوئی کسی نے بھی ایسا نہیں کہا اے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا اعلان ہوا۔ آپ ان تمام مذاہب کی تاریخ میں پڑھیں

وہی بخطاب وہی حرم شریف وہی طوف اور اشواط اشواط مکہ میں اضافہ نہیں یا زمانہ کے فرق کے ساتھ طوف میں کی پانزیاری کی جاتی یا اس کا مظہر دریا جاتا یا تسبیب میں فرق لایا جاتا ہے مجذوب ہمیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر گئے اور بتا گئے دیساںی آج چاری ہے۔ خدا تعالیٰ کے جو ایسی بات ہے۔ آج اگر دنیا میں سماں بھی اٹھ کر آئیں خدا کو یہ مظہر ہو اور جو اپنی آجائے حالیں اگر نہیں تو کوئی ڈاولی اور ایسا ہیں آجائے حالیں اگر نہیں تو کوئی ڈاولی اور جو رُگ آئے سیدنا شیخ صداق قادر جیلانی کامن غزالی شیخ الاسلام ابن تیمیہ آئیں اور تابعین میں حضرت حسن بصری یا الامام علی زین العابدین حضرت محدث بن السنی اور حضرت ابو قرقیں عک آجائیں یا محدثون ممتاز کے چرگوں اور اقطاب میں خوبی محسن الدین چشتی ہم سے اٹھ کر آجائیں یا فرید الدین گنج شیر اور حضرت بہروالہ ہائی آجائیں تو دنیا کو بدلا دیا جائیں پہنچیں گے دین کے دین کو دیساںی پائیں کے جیسا قرن اول میں قضا جیسا سیدنا ابو حمزة صدیق اور سیدنا قاسم بن مسلم کے دور میں تھا لورا اگر بخشیں چیزوں کو بدلا دیا تو بھیں گے بھروسے تھیں پائیں گے تو یہی ہے جو اس کا مختار ہے اس پر قرآن میں ذکر ہے۔ قرآن میں ذکری تحریف کر سکا ہے ذکر کرنا ہے اور نہ من سکتا اور دیکھ سکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ "اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ".

ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ خفر کرنا چاہئے اور امت اسلامیہ کو اس پر خفر کا پہنچا پہنچا ہو جائے کہ کہاں کا دین کھل ہو چکا ہے۔ پوری شریعت اب ہمارے سامنے ہے اب اس شریعت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور اگر کوئی ایسا کرنے کی جگہ رکھتا ہے تو وہ

الگستان مراکش، مصر اور انگلیس گھنیں پڑے جائیے اور لیبیا، سوڈان پڑے جائیے آپ ہمیشہ ہم سے ملازم پڑھ سکتے ہیں اور پڑھا بھی سکتے ہیں۔ خدا کے فعل سے یہ شرف و حضرت ہمیں حاصل ہوئی تھی کہ کسی نے پہنچنے کی ضرورت نہ بھی اور نہ ہم نے کچھ پورچھنے کی وقت ہوا کہا گیا کہ آگے بڑھئے آگے بڑھ کیا بعد میں بھی کسی کو کوئی احتفال و العزاء نہیں ہوا لورڈ کوئی کیا گی۔

آخر ہے کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ نتیجہ ہے ختم نبیت کا امام نہت کا اگر یہ ختم نبیت کی دولت نہ ہوتی تو اس امت کو یہ اعزاز اور یہ انتہا زندگی۔ میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ یہ آپ کا پندرہ میں پہنچے اتنے وسیع یہاں میں کثیر تعداد میں اکٹھا ہوئے دین کی ہاتھ سن رہے ہیں مگر نماز کی روزہ نہیں رکوئے ہیچ قیمتی سارے ارکان اسی طرح ہاتھی ہیں۔ کچھ یہاں کی اختلافات آئے اور کئے موانع پیدا ہوئے سندھ کا سرکتا خدا ہاک بن گیا یعنی حق کا سزاوی طرح ہلا کر دیا ہے کوئی اس کو روک نہ سکا کہہ ہوئے مختلفات رہنا ہوئے کچھ فرق نہیں ہوا چاہیے کیونکہ اتنا کی اختلافات آئے تھیں مہت سمجھنے سا مول بدل گیا تھیں حق یعنی جیسا کل خوش خا آج بھی خوش ہے آج دیے ہی لوگ بیت اللہ شریف جا رہے ہیں یہی پہلے چاہیے کہ اس کو روک نہ سکا یا سیاسی اختلافات آئے جا رہے تھے میں کوئی اس کو روک نہ سکی تھی کیونکہ اس کے لئے میں کوئی آجیلانہ حکم نہیں ہی کی کہ آپ نمازی چڑھاتے جا رہے ہیں یہاں آئے کسک کی طرح نماز نہیں ہوتی یہاں پھر کے بعد یہ بھی پڑھنا ہتا ہے یہاں دیوار پر یہیں الحجۃ ہوتا ہے یہاں نماز شروع کرنے سے پہلے پرانا لاد کرنے پڑتے ہیں یہ مہارت سنائی پڑتی ہے کہ کہنا پڑتا ہے خاص تضمیں دینی پڑلتی ہے اگر قبری ہے تو اس کے آئے مکمل ہوتے ہیں ہے جاگت برداری کرنی پڑلتی ہے پتھر کے دست دنیا ہے؟ یعنی ایک طرح کی نماز ہر طرف ہر ہی

چاکر کھن دیکھ لے، افغانستان، ترکستان،

ہمالیا میں چاری قابلیت اور بیانات کو دھل دیں، اللہ کا فعل و العالم ہے کہ کم سے کم عالم اسلام کو لے لے چکا ہے مالم فیر اسلامی کی بھی ہم نے غوب پیر کی ہے۔ یہ پہ داں کا اور افریقہ سب ہم نے دیکھے ہیں، لیکن عالم اسلام کا کوئی کوئی شاید ہی ہم سے پچاہوں تکن ہم یہاں سے مرکش یک جس کو مریمی میں "مغرب اقصیٰ" کہتے ہیں۔ (انہاں مغربی کوئی) لورڈ صرف مطرپ افضل مرکش تک ہی نہیں وہاں کے آفری حصہ آفری سرا بح و جہہ و تک میں بھی ہوں اور پھر اس کے بعد اور ہائیکٹ بخارا اور سر قدر بھی چانا جاہے دہاں نمازی بھی پڑھیں ہیں بزرگوں کے مذاہات کی زیارت بھی کی ہے وہاں خلابات بھی ہوئے ہیں اس کے طالہ عالم مریمی کا کوئی ملک نہیں جہاں میں نہیں گیا۔ مرتضیٰ شام، سمر لیبا، شرق اور دن، ترکی، طبعی کا وہ ملاقی اور صرف یہ لکھنؤں میں شہر شہر گیا ہوں، لیکن کوئی جگہ اسکا شہ پائی جہاں دین کی خیروادی ہا توں میں فرق نہ ہے جہاں دین کے مذاہات کے مذاہات کے مذاہات میں کچھ ہوئے ہیں اس کے پڑھنے کی بھروسے تھیں اس کے لئے میں کوئی آجیلانہ حکم نہیں ہی کی کہ آپ نمازی چڑھاتے جا رہے ہیں یہاں آئے کسک کی طرح نماز نہیں ہوتی یہاں پھر کے بعد یہ بھی پڑھنا ہتا ہے یہاں دیوار پر یہیں الحجۃ ہوتا ہے یہاں نماز شروع کرنے سے پہلے پرانا لاد کرنے پڑتے ہیں یہ مہارت سنائی پڑتی ہے کہ کہنا پڑتا ہے خاص تضمیں دینی پڑلتی ہے اگر قبری ہے تو اس کے آئے مکمل ہوتے ہیں ہے جاگت برداری کرنی پڑلتی ہے پتھر کے دست دنیا ہے؟ یعنی ایک طرح کی نماز ہر طرف ہر ہی

تحاکومت برطانیہ کی خلافت کا اور یہ میں تاریخ کے اور اس موضوع کے ایک طالب علم کی حیثیت سے میان کرتا ہوں کہ جب انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آگئے اور ان کا بقدر شروع ہوا تو سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک جذبہ اور ایک عزم پیدا ہوا انگریزوں سے مقابلے کا اور انہوں نے سب سے پہلے خطرہ محسوس کیا اور مقابلہ شروع کیا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سب سے پہلے جو خاندان میدان تھے اور ان کا خاندان اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ نہیں سلطان اور ان کا خاندان حضرت سید احمد شہید اور ان کے ماہوں اور نانانا کا واسن گیر تھا اور بیعت تھا اور یہ بات مکمل میں جب حضرت سید احمد شہید ہو گئے تو نہیں سلطان کے پیشوں نے کہا کہ ہمارا خاندان تو آپ کے خاندان کا دست گرفتہ ہے تو جاننا چاہیے کہ سب سے پہلے نہیں سلطان نے مقابلہ کیا اور شہید ہو گئے تھیں نہیں بلکہ جس وقت وہ شہید ہو گئے تو انگریزوں کو یقین نہیں آتا تھا جب انہوں نے دیکھ لیا کہ شہادت پاچھے ہیں تو جزیل ہارس ان کی نشیش مبارک کے پاس آیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ آج سے ہندوستان ہمارا ہے اور نیک کہا اس لئے۔

اب اس کے بعد میں آپ سے کہتا ہوں کہ سب سے پہلے انگریزی حکومت کے خلرے کا احساس نہیں سلطان کو ہوا۔ انہوں نے اسلام دینی اور ملک کے لئے اسے پہلے خطرہ کھما اور بیعت دینی اور فیرت اسلامی پیدا کی اور فیرت وطنی بھی پیدا کر دی۔ تعالیٰ نے حضرت سید احمد شہید کو کمزرا کیا اور ۱۸۳۱ء میں حضرت سید صاحبؒ کی شہادت ہو گئی اس سے پہلے مبارکہ کالیار کو خطا کھا یہ دیکھئے کہ زمانہ کون سا ہے؟ لکھنے والا کون ہے؟ اور کہا کے جا رہے؟

غیر اسلامی طاقت کام کر رہی تھی۔ طیبہ وجہ کے دوسرے نہب کے مانے والے سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ کسی گوشہ اور چہرے میں ہلے جائیے تھی شریعت ملے گی جو یہاں ہے تھی احکام میں گے جو یہاں ہیں تھیں ایک ادکان میں گے جو آٹھ بیان دیکھ رہے ہیں لماز کے جو اوقات یہاں ہیں وہی دوسری ہجہ ہیں۔ وہی لہدن میں وہی نیخارک میں وہی ماکو میں کہیں کیسے بھی حالات ہوں مسوکی حالات ہوں، سیاسی حالات ہو، خطرات ہوں، سفر کرنا ہو، گرم ملاتے ہوں یا خمٹے ملاتے ہوں، اس میں کوئی تغیرت نہیں ہوئے باہرے دن کی وجہ سے لماز پانچ وقت سے تین وقت یا چھتے وقت سے بڑھا کر سات وقت کی نہ کر دی جائے گی یا مدرس کی صدر کے وقت، صدر کی غیر کے وقت نہیں کرو جائے گی۔ یا درکھنے پس لیں ہے اور علیس ہے فتح نبوت کے اعلان کا۔

اس کے بعد اس میں آپ سے ایک بات اور کہتا ہوں ایک مورخ کی حیثیت سے کہ اس عالمگیر دین اور اس داگی و اہدی دین کے خلاف دنیا میں خاص طور سے غیر اسلامی ملتوں میں غیر دینی ملکوں میں اور غیر اسلامی معاشرتوں میں یہ بڑی تشویش رہی کہ اس دین میں کس طرح تہذیب کی جائے کوئی کی آجائے اس کے لئے ان لوگوں نے جتنی بھی کئے خاص طور سے سمجھی قوم جو زیادہ بیدار ملٹری اور تعلیم پا افتد ہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں سے اس کا داس طبیعی زیادہ ہے اس نے بڑی کوشش کی کہ اس دین کی وحدت اور جامعیت اس کی عالمگیریت اور اہدیت فتح بین تاریخیں بہت سی ایسی تھیں دہلی ہوئی ہیں دن یہی کوئی ہوئی ہیں کران کا پونکہ چلا درستہ ثابت کر دیا جاتا کہ مسلمہ کذاب کے بیچھے تھی دنائی، بیسانی سازش کام کر رہی تھی۔ اس وہی کے بیچھے کوئی

اور ہماری تو یہاں تک تھیں ہے اور انہوں نے کہا اس کے لئے پورا سامان نہیں مل سکا اور یہ کہ جب مر سید نے جو کوتھی کے قائل تھے۔ ان کی والدہ حضرت سید احمد شہید کی مرید تھیں اور ان کا نام سید احمد حضرت سید احمد تھے کہ نام نہیں ہی پر کھانا تھا۔ جب وہ تفسیر لکھ رہے تھے تو انہوں نے کہیں کہیں قادر بیان پر جریح کی تھیں کہ تو اس پر ان کے پاس اس وقت کے گورنر کا خدا آیا اور وہ خلا بہت طوں تک میکڑہ کے بیڑیمیں اس خاص حصے میں جس میں سر سید کی ذات کے تعلق ان کے کاغذات، نوادرات اور قلمی تھیں تھیں یہ خدا موجود تھا اس میں یہ صاف صاف تحریر تھا کہ آپ قادر بیانوں کے خلاف پکوند کہنے یہ تحریک ہمارے مذاہ میں ہے یہ صاف صاف مالک اسے اور اس کا پونکہ چلا درستہ ثابت کر دیا جاتا کہ مسلمہ کذاب کے بیچھے تھی دنائی، بیسانی سازش کام کر رہی تھی۔ اس وہی کے بیچھے کوئی

ameer@khatm-e-nubuwat.com

لوگوں کے اعضا و جواہر بھی اب دیئے نہیں رہے جیسے پہلے لوگوں کے تھے اب درکعت پر ہی جانی چاہئے کوئی کہے کہ اب وہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ توحید رائج کرنے کے لئے تھی اب یہ کام ہو چلا یاد رکھنے والی عالم اسلام کا ہے سے ہلا۔ مجہد اور عالم مصلح اور بیانار مرکوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا ہونا چاہئے۔ یہ سب تجھے ہے ختم نبوت کا اس لئے ہم کو اس کو ضہبٹی سے پکڑنا اور دنیوں سے ڈالنا چاہئے "مرد الافق" ہا کر ہم اس پر قائم ہی نہ رہیں، بلکہ ہمارے اندر اس سلطے میں شدید فیربت پائی جاتی ہے۔ نبوت کا دھوکی کرنے کا کسی کو موقع نہ دیا جائے، کسی کے لئے کوئی تجھاش باقی نہ رہے، اس سلطے میں ایسا رومنز ری ایکشن ہو کر پھر کسی کی جو اسی نہ ہو افسوس ہے کہ جو مرتضیٰ قادریانی نے یہ دھوکی کیا تو اس وقت دینی حیثیت و فیربت ہمارے اندر وہی شدید تھی جیسی ہوئی چاہئے تھی، ایسے لوگ بھی اشتعہ جا رہے تھے جو اس وقت اس کی زبان منہ سے سمجھنے لیتے ہیں اور کہے کہ یہ اگر یہ دن کی انہیں سر پرستی حاصل تھی اور جو کہ وہ کہ رہے تھے اور کہ رہے تھے وہ سب اگر یہ دن کے سایہ تھے۔ اب میں آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا اور بات کو طول دینا نہیں چاہتا، اس یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کو اسلام کے لئے ہم سے سب سے بڑا خطرہ سمجھیں یہ حقیقت ہے کہ ختم نبوت کے مقیدے میں ایک طیسان ہے، ختم نبوت کا اعلان نہ ہوتا تو آدمی آسان کی طرف دیکھتا رہتا کہ شاید پھر کوئی وہی آرعنی ہو کریں روشی ظاہر ہو رہی ہو پھر کوئی نبی آئے والا ہو اور جگہ لوگ نبی کے منتظر ہوتے اور لوگوں کو دھوکی کرنے کا موقع ملتا، لیکن ایسا اس لئے نہ ہو سکا کہ مسلمانوں کا اجتماعی طور پر ایمان اور مقیدہ تھا کہ "الہوم اکملت لكم دینکم.....الخ" ہائی صفحہ 17ء

غیرت اسلامی ختم ہوا، هر تر کی سلطنت کا بھی اڑ تھا اور مسلمانوں بالکل کمرستہ اور بندرا آزما تھا۔ اگر یہ تھی حکومت سے ان کے دلوں میں نفرت تھی اور کراہت تھی جو کسی دوسری قوم میں نہ تھی، ایک بات اور میں یہ کہا ہوں کہ اس نفرت میں جب تک دینی عقیدت شامل نہ ہو، خدا کا خوف شامل نہ ہو اس میں وہ گمراہی اور جوش پیدا ہوئی نہیں سکتا۔ یہ بات صرف مسلمانوں کو حاصل تھی اگر یہ اس کو خوب سمجھتے تھے کہ ان کی نفالت زیادہ خطرناک ہے نہ بھری چالنقوں کے مقابلے میں دوسری قوموں کی ہم سے نفالت میں کوئی گمراہی نہیں ہے اور اس میں احکام نہیں ہے اور اس کے ساتھ جو اس کا ملکیتی مرتبہ ہوتا ہے، ملکی تحریک ہوتی ہے اور ملکی ترقیب جو ہوتی ہے، وہ شامل نہیں۔ اس لئے ان کا مقابلہ کوئی ملکی نبوت ہی کر سکتا ہے تو اس طرح اگر یہ دن نے مرتضیٰ قادریانی کو قادریان سے کڑا کیا اور اور اس کی پہنچ پوری سر پرستی دھائے گی۔

ایک بات یہ ہے اور کہے کہ یہ جو دن سمجھی جاتی ہے آج میں موجود ہے کہ آج آپ مشاہد کی نماز پڑھ کر آئے ہیں امید ہے کہ بھی اسی وقت نماز پڑھیں گے جو آپ نے مشاہد کی نماز پڑھی ہے، جو صحابہ کرام نے مدینہ طیبہ میں پڑھی ہے، پھر کہ مظہر میں پڑھی ہے اور آج بھی پڑھی جا رہی ہے، یہ کس بات کا تجھے ہے؟ یہ کسی ذہانت کا یہ کسی منصوبہ بندی کا یہ کسی اجتہاد کا اور کسی عبرت اور ما فوق البشر اور ما فوق النظرت لیاقتیں دے خواہ مان ان کا بہت دنوں سے فدا رہا آرہا تھا خود ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور وہی لوگ ان کے بہترین داعی مبلغ بن سکتے تھے۔

خود انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے اگر یہ دن کی حمایت اور جذبہ جہاد و حیثیت دینی کی ترویج میں اتنی کتابیں لکھیں کہ پھر اس الماریاں پھر جائیں۔

اس پر کم لوگوں کی نظر ہے کہ حقیقت میں یہ اگر یہ دن کی ایک سازش تھی جو اس لئے رچائی گئی تھی کہ مسلمانوں کے اندر سے چند چاد کم ہو جیت و

# سید ناعم ان غنی

اوڑھ لیا تھا، لیکن حقیقتاً وہ مسلمانوں اور اسلام کا دشمن تھا۔ اس نے اندر ورنی طور پر خیہ تحریک چالائی اور شریعت اسلامی کے اصولوں اور عقائد کے سراسر منافی با توں کی تشویح کی اور مختلف علاقوں کا دورہ کر کے اسلام اور حضرت مثان کے خلاف باتیں پھیلائیں۔ یہی وہ پہلا شخص تھا جس نے خلفاء راشدین کو تحقیق کا ناشانہ بنایا اور اپنے مصنوعی زبد و تقویٰ کے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو دام فریب میں لے کر ان کے ذہنوں کو فلٹھ عقائد سے زہرا لو کرنے لگا۔ اس نے مختلف علاقوں میں اپنی تحریک کے لئے لوگوں کو چاہ جو کسی بھی حوالے سے حضرت مثان یا اسلام کے خلاف تھے اور ان کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ مصر اس کی تحریک کا سب سے بڑا مرکز تھا، اس کے علاوہ اس نے ہاتھی چار صوبوں کے دارالخلافوں یعنی مدینہ طیبہ، کوفہ، بصرہ اور دمشق کا بھی دورہ کیا اور اپنی تحریک کی کامیابی کے لئے مختلف لوگوں کو استعمال کیا اور اس نے سازشی اور چالاک ذہن سے حضرت مثان کے خلاف ملٹلہ ہاتھوں کی تشویح کی تھی اور ان کی تشویح کر کے عام مسلمانوں کو حضرت مثان سے بدل کیا۔

ملکت اسلامیہ کے مختلف صوبوں میں سماںی اپنی تحریکی کا رواہیاں تیز سے تیز کر رہے تھے اور امیر المؤمنین حضرت مثان اور ان کے گورزوں کے خلاف نظرت اگیز پر و پکنڈے میں معروف تھے۔ ان کی جماعت ملکت اسلامیہ میں بہت تیزی سے پھیل

صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مدد کا حضرت مثان ہمدرفت پیش ہیں رہے۔

حضرت مثان بہت زم طبیعت کے انسان تھے۔ حضرت عمری شہادت کے بعد مسند غلافت کے لئے ان کا انتخاب ہوا تو انہوں نے حضرت عمرؓ کے کام کو آگے بڑھایا۔ حضرت مثانؓ کے مہد میں نتوحات کا سلسلہ چاری رہا اور اسلامی حکومت کی سرحدیں آریجیا اور آذربایجان سے ہوتی ہوئی کوہ قاف تک پہنچیں گے۔ جوئی نتوحات کا آغاز بھی محمد مثانؓ ہی میں ہوا اور آپ نے خطبرات سے پہلے پروگرایک

مفہوم بن جیل

عظیم الشان بھری ہڈ اتار کرایا اور قیصر روم کے پانچ سو چالاکوں والے ہیڑے کو گھست دینے کے ساتھ ساتھ جزیرہ قبرص پر اسلامی جنڈا ہبرایا۔

حضرت مثان چونکہ زم طبیعت کے ماں تھے اور لوگوں کے خلاف تھی آپ کے مراجع کے خلاف تھی اور دوسری طرف ساری توجہ اسلامی نتوحات کی طرف تھی اس نے سازشی عناصر کی طرف سے آپ کی توجہ ہوتی تھی۔ لہذا ان عناصر کو محل کر کیلئے کام موقع مل گیا اور انہوں نے آپ کے خلاف غلیظ پر و پیگنڈہ شروع کر دیا۔

اس تحریک کا سر غنہ عبداللہ بن سہاہ بن کاربھے والا ایک یہودی تھا جس نے بالآخر اسلام کا لبادہ

شہید مظلوم حضرت مثان بن عقبان رضی اللہ عنہ غلیظ پالیٹ اور حضرت عمر قاروق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی شخصیت ہیں۔ آپ دائمہ مل کے چھ سال بعد پیدا ہوئے۔ والدار اور بو اپہ کے معزز گرامنے سے تعلق رکھتے تھے۔ شروع سے ہی سلیمانی الطبع تھے۔ اسلام لانے سے پہلے بھی تمام برائیوں سے دور رہے۔ ۳۲ سال کی عمر میں اسلام تول کیا۔ سب سے پہلے کاتب دی تھے۔ چنانچہ جب ہاغیوں نے آپ پر حمل کیا اور آپ کے ہاتھ پر گوارہ ماری تو فرمائے گئے کہ: "یہ سب سے پہلا ہاتھ ہے جس نے قرآن کریم کی تابت کی تھی۔" آپ دنبا کے پہلے شخص ہیں جن کے عقد میں یہیکے بعد دیگرے کسی نبی کی دو یہیاں آئیں اسی نیاد پر حضرت مثانؓ زمین و آسمان دونوں میں ذوالنورین (دولور والے) کے لقب سے موسم ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ: "(مثانؓ کا کیا پوچھنا) وہ ایک اپیے شخص ہیں جو ملائے اعلیٰ میں ذوالنورین کے لقب سے پاک رہے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جمعہ میں محل کی خاتمت دی ہے۔" حیاد رات تھے تھے کہ انسان تو انسان فریشہ بھی حضرت مثانؓ غنی سے حیا کیا کرتے تھے۔ کی اتنے کہ مسلمانوں کو جب بھی ضرورت پڑی اول کھول کر مال خرچ کیا۔ جا ہے پانی کا مسئلہ ہو یا جگل ساز و سماں کا مسجد نبوی کی تو سچ کا مسئلہ ہو یا آپ

ہوئی تو صحابہ کرام حضرت علیہ السلام کی حفاظت کے لئے  
حضرت علیہ السلام پر اعتراضات کی بوجھاڑ کر دیں اور  
کے گرفتار طرف پہنچے گئے اور کچھ نہیں کیا تھا معاشرہ  
کر لیا آخراً کارہانیوں نے حضرت علیہ السلام سے خلاف  
بے معزولی کا مطالبہ کیا، لیکن امیر المؤمنین حضرت  
علیہ السلام کو اس کی طرف بھجوایا۔

حضرت علیہ السلام نے اس سے الٹا کر دیا اور فرمایا کہ: "جب  
مکن جو میں آخری سالس ہاتھی ہے میں اس تیس  
(خلاف) کو جواہر اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنچائی ہے خود  
اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں اتنا رونگا اور رسول اللہ صلی<sup>الله علیہ وسلم</sup> کی دعیت کے مطابق اپنی زندگی کے  
آخری لمحے تک مبرے کام لوں گا۔"

حضرت علیہ السلام کے الٹا پر باغیوں نے  
امیر المؤمنین حضرت علیہ السلام کے مکان کا حاصرہ کر لیا جو  
کہ چالیس روز تک جاری رہا، اس مرے میں اندر  
پانی تک پہنچتا تھا باغیوں کے نزدیک جرم تھا کبھی کبھی  
سامان رسید پڑتی سے پانچ جا چاہتا تھا باغیوں کی جرأت  
اتھی بڑھ گئی تھی کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت  
ابو ہریرہ و غیرہ بھک کی نہیں سنی گئی اور ان کی توہین کی  
گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت علیہ السلام سے  
لئے نہیں دیا گیا، بہت سارے صحابہ کرام تھے کے لئے  
تعریف لے جا پچے تھے، کہاں صحابہ کرام حضرت علی  
حضرت طلاق اور حضرت زین رضوان اللہ علیہ السلام، عصیں  
لے اپنے صاحزادوں کو حضرت علیہ السلام کی حفاظت  
کے لئے بھی دیا، حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت عبداللہ بن  
زین رضوان اللہ علیہ السلام پر پہنچا دے رہے تھے۔

حضرت علیہ السلام نے باغیوں کو سمجھانے کی بہت  
کوشش کی، لیکن وہ نہیں مانتے جاں تھاروں نے آکر  
کہا کہ آپ حکم دیں، ہم ان سے لڑتے ہیں، لیکن  
حضرت علیہ السلام نے ان کو لڑنے سے روک دیا اور فرمایا  
کہ "میں وہ پہلا غلیظہ بنائیں چاہتا جو کہ استحکام

رہی تھی، لیکن ہر علاۃ کے سادیوں (سماں) کا  
نہ نظر اگلے تھے، عبداللہ بن سہانے اپنی چالاکی  
سے تمام جامتوں کو امیر المؤمنین حضرت علیہ السلام کے  
خلاف تحدیث کر دیا تھا۔

ان تمام حالات و واقعات اور نعمتوں کی  
روایت مدینہ طیبہ میں امیر المؤمنین حضرت علیہ السلام کا  
رہی تھی اور جن اذمات کی پیاد پر یہ قریب تھی  
ہوئی تھی، ان کے مل جوابات بھی آپ کے پاس  
تھے، لیکن آپ اپنی بصیرت سے یہ بات دیکھ رہے  
تھے کہ اس آگ کو سمجھا اب بہت مشکل ہے۔ آپ  
نے اس نفعے اور بعادت کو ختم کرنے کی آخری کوشش  
کی اور تمام گورزوں کی ایک محل مخفقی ہا کہ اس  
تفقی کی سرکوبی کے لئے کچھ کیا جائے۔ یہ محل دو تین  
دن چاری راتیں لیکن کوئی نیچلہ نہیں ہوا کہ گورز کو نہ  
حضرت سعید بن العاص (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچک کیا اس محل کے لئے  
میڈنے طیبہ آئے ہوئے تھے، ان کے پیچے کوئی میں  
نے اس نفعے کی کوئی نیچلہ نہیں ہوا کہ ہم گورز کو نہ  
حضرت سعید بن العاص (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں آئے دیں  
گے اور اس مخفقی کے لئے توارکے استعمال سے بھی  
دریغ نہیں کریں گے۔ حضرت سعید بن العاص نے  
حالات کی نزاکت دیکھتے ہوئے امیر المؤمنین حضرت  
علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ میری ہمچنان  
میڈنے طیبہ کو کوئی گورز بنا دیں تو حضرت علیہ  
السلام نے اس بات کو مان کر حضرت ابو موسیٰ الشعراؑ کو  
کوئی کوئی گورز بنا دیا۔

حضرت ابو موسیٰ الشعراؑ کے گورز کو نہ بننے  
کے بعد سادیوں کے پاس سادا کر لے کی کوئی بھی نہیں  
رہی تو عبداللہ بن سہانے کے مٹورے سے قفر بنا پائی، سو  
سادا (صلی اللہ علیہ وسلم) میڈنے طیبہ کی طرف روانہ ہوئے اور  
میڈنے طیبہ کے قریب ایک گاؤں بھٹے میں آکر

امت کی بات

بقیہ

علام اقبال نے یہ سچے پتہ کیا ہے جو  
بڑے سے بڑا حکم اور قلنسی کہتا تو اس کو زب دیتا  
بہت خوب ہات کیا لکھا ہات کہ اس کی شرح میں  
ایک پوری کتاب لکھی جائسکی ہے انہوں نے کہا:  
”دین و شریعت تو قائم ہے کتاب و  
سنن سے دین و شریعت کی ہا اور دین و  
شریعت کا انتہا اور دین و مربوط ہے کتاب  
و سنن سے جب تک کتاب و سنن ہے  
دین ہاتی ہے دین و شریعت ہاتی ہے، جس  
امت کی بہام فتح نبوت کے عقیدے سے  
ہے۔“

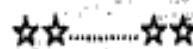
امت اس وقت تک ہے جب تک فتح نبوت کا  
عقیدہ موجود ہے فتح نبوت کا عقیدہ نہیں رہا تو یہ امت  
امت نہیں ہے امت نہیں، ائمہ حرمین گی، ائمہ بھی  
کیا، گروہ جامیں بھیں گی اور کمیل تباش ہو جائے  
گا۔ اپنے کوئی اس کوئی میٹنا بھرت کا دھنی کر رہا ہے کہ طاہر  
کیلئے اس کوئی میٹنا بھرت کو کیجیا تھا رہے کہ طاہر  
کہہ رہا ہے کہ مرے پاس اور وہ میں وہی آرہا ہے  
کہلی ہاڑ کر رہا ہے کہ مرے پاس بندی اور اگر بھی  
میں ہاری ہاری وی آتی ہے پہاں تک کا ایک ٹھہرے  
کی کی نبوت کے دو پیدار ہو سکتے ہیں اس میں  
مناسبت پہلے جائے گی کسی کا درویزی زیادہ موہر ہو ہاتھ  
کسی کے دھوے پر کتنے زیادہ لوگ لبکھ کتے ہیں؟  
اس کے نتیجے میں ہماری توانائیاں ہماری طاقت و زور  
ہداز نہیں دو ماٹی ہماری ہاتھی غیرہ وغیرہ ہمارا زندگی  
گروہ میں بھائے غیر کے بھائے زین کی دارجہ صدیع  
کے اور اسلامی تعلیمات کی انشروا شاعت میں لگئے کے  
انہی خود ساخت تعلیمات کی اشاعت اور اپنے ہائے  
ہوئے دین کی دعوت میں لگیں گے۔

مظہرانہ شہادت ۱۸/۲۵ جمادی ۲۵ ہجری کو محدث

الہارک کے دن صرف کے وقت ہوئی۔ مصحاب کرام میں  
صف ماتم بچھو گئی بہت سے مصحاب کرام ہوش و حواس کو  
بچھے جس کی وجہ سے جو خداوندی کے عالم میں باخیر  
ہوئی اور سیدنا حضرت حبان بن عفانؓ کو نوٹھ کے روز  
مطرب اور عشاء کے درمیان جنہاً لبعض کے مشرق  
میں حل کوکب میڈون کیا گیا۔ آپؐ کی نماز جازہ  
سیدنا حضرت زادہ ہریتے پڑھائی۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت حبان بن عفانؓ کی  
مظہرانہ شہادت سے امت بھر کیا تھا انہوں نے اور نہ  
دنیاد کا ایک دروازہ کل میا جو قیامت تک بند نہیں  
ہو سکتا۔ ایک جن لوگوں نے حضرت حبانؓ کو شہید کیا  
ان کا انجام بھی اچھا نہیں ہوا اور تمام قاطلین ہیں

مرہ تاک امارات میں مارے گئے۔



## قطعہ فرقہ ماقبلی

محدث قادیانیت اور دیگر ہائل گنوں  
سے باخبر رہنے کے لئے محدث روزہ ”فتح  
نبوت“ کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے خریدار  
بیٹے اور اپنے دوست و احباب کو بھی اس  
طرف اور جدا نہیں۔

محدث روزہ ”فتح نبوت“ میں اشتہار  
دے کر جہاں آپؐ اپنی تجارت کو فروع  
دوں گے جہاں آپؐ اس کا رخیر میں شریک  
ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری بعثت  
و تحلیق کی ہا پر انشاء اللہ قیامت کے دن  
شقاافت نبی کے حقدار بھی ہیں گے۔

میں خوزیری کرے۔“

امیر المؤمنین حضرت حبانؓ کو آنحضرت ملی  
الله علیہ وسلم کی ڈیشنٹوئی کے مطابق یقین تھا کہ  
شہادت مقدر ہو گئی ہے جس دن شہادت ہوئی وہ  
حمد الہارک کا دن تھا آپؐ روزے سے بچے  
خواب میں حضرت حبانؓ کو آپؐ کی زیارت ہوئی  
آپؐ نے فرمادے ہیں کہ: ”اے حبان اجلدی کر  
ہم افقار میں تھا رے مختصر ہیں۔“ مگر پاجام جس  
کو پہلے بھی نہیں پہننا تھا ملکوا کر پہننا اور اپنے ہیں  
غلاموں کو ازاہ کر کے خلاف میں صرف ہو گئے۔

باخیوں نے جب یہ دیکھا کہ سامنے کے  
دروازوں پر صاحب کرام کا ہیرہ ہے تو وہ غمی دفعہ اور یہاں کر  
گرفتیں داٹلیں ہو گئے پھر جاروں کو اس کی خبر نہ  
ہوئی اور یہاں نے والوں میں محمد بن ابی کفر قشی  
تلیں قاہس کے ساتھ ساتھ کنانہ بن بڑھ سودان بن  
مران اور مرد من الحنفی تھے انہوں نے دیکھا کہ  
امیر المؤمنین حضرت حبانؓ خلافت میں صرف ہے تو

محمد بن ابی بکر نے آگے بڑھ کر حضرت حبانؓ نے  
والدی ہمارک پکڑ کر جکھے دینے حضرت حبانؓ نے  
فرملا: ”اے سچھا اکر تھا دے والا دزد ہو جو تو  
آن کو یہ پسند نہ آتا۔“ پہنچتا تھا کہ محمد بن ابی بکر نام  
ہو کر والہن ہلے گئے اس کے بعد کانہ بن پیش نے  
حضرت حبانؓ کی پیٹانی پر اس زور سے لو ہے کیا کہ  
ماری کہ سیدنا حبانؓ پہلو کے مل کر پڑے اور خون کا  
فوارہ ہماری ہو گیا۔ آپؐ کی زبان سے ”بسم اللہ  
ذکر“ کے الفاظ لئے۔ اس کے بعد عمر و الحنفی الحنفی  
نے آپؐ کے سچھے پر جگہ کر تیز کے قوچد کے  
پھر سودان بن مران نے آگے بڑھ کر مادر رسول و  
امیر المؤمنین سیدنا حضرت حبانؓ کو شہید کر دیا۔

امیر المؤمنین حضرت حبانؓ بن عفانؓ کی

# ارشادات حضرت مولانا محمد علی چالندھری

ہے اور میرے دل میں خیجان ہے اپنے  
جیب کے طلیل میرا پر عقدہ مل رہا۔“  
چنانچہ اگلے روز جب معمول کے مطابق وہ  
مੁਖ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملام عرض  
کرنے آؤ تو کافی درج تک دیں کمزار ہا۔ قاضی  
صاحب گواں کا انقلاب رکھا۔ جب کافی در ہو گئی تو قاضی  
صاحب نے اپنے کسی ساتھی کو بیجا کر اس کا پڑے  
کرے۔ اس ساتھی نے واہیں آ کر ٹھلا لایا کہ وہ مੁਖ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرداً قدس کے سامنے کمزرا  
ہے اور در رہا ہے۔ اس پر قاضی صاحب نے فرمایا کہ  
اگر در رہا ہے تو اس کا کام ہن گیا۔

چنانچہ کافی در کے بعد وہ مੁਖ قاضی  
صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ مولانا امیرا عقدہ مل  
ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر دے۔ اس نے  
ٹھلا کر کہ میں نے آپ کے فرمان کے مطابق سلام  
کے بعد بھی دعا کی تو بھی پرستی طاری ہو گئی اور کچھ  
عرض کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ  
علیہ وسلم روضہ قدس میں میرے سامنے کمزے  
ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داشتی طرف حضرت  
ابو بکر صدیق ہیں اور ہائیں طرف حضرت مر  
فاروق۔ دلوں آپ سے ایک قدم یتھے ہیں۔  
آپ نے دلوں کو ہار دوں سے پکڑ کر اپنے برادر  
کیا اور فرمایا کہ میرے دوستوں کو دشمن کہتے ہوئے  
تھے شرم نہیں آتی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کے سامنے  
سلام عرض کرتا اور دویں سے پہلے بھت جاتا ہمیں  
حضرت شیخین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت مر  
فاروق کے مزارات کی طرف نہیں جاتا۔ چنانچہ  
صاحب نے تین چار روز اس شخص کا ہمیں معمول  
دیکھا تو ایک دن اس کو اپنے قریب بیالا اور اس  
سے اس سلسلہ میں بات کی توجہ کئی کہ میرا  
عقیدہ ہے کہ وہ دلوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمارے اکابرین کا یہ انداز رہا ہے کہ وہ  
اپنے پرگوں اور اہم عصر علماء و اولیاء کا تذکرہ دینی  
چالس اور تقاریر میں کرتے رہے تھے۔ چنانچہ  
حضرت مولانا محمد علی چالندھری رحمۃ اللہ علیہ میں بھی  
یہ اس موجودتی ہے۔ آپ کی تقاریر میں اس قسم کے  
ذکرے عام طور پر ہوتے تھے۔

ایک بار اپنے عذر و مرشد حضرت اقدس  
مولانا شاہ مجدد الدار رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے  
مبلغے کا ذکرے کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت  
(راسہ پوری) یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دوران سفر  
بھی اپنے ملاقات میں سارے ہادیں کر کھانے پہنچ کو کہو  
نہ پہنچا اور درست کے پتے کھانے کی لذت آجائیں  
تو اس سعورت میں شہادت اور سوڑے کے پتے زیادہ  
غیرہ رہتے ہیں۔ چونکہ حضرت رائے پوری کو اپنے  
مرشد کی خلاف میں دور روانہ کے سفر کرنے پرے تھے  
حالات بھی دیروں کی تھیں اس نے حضرت کو ایسے  
وقایات سے کلیا را واطہ پڑا ہو گا۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا قاضی احسان  
احماد شاہ آزادی کا ذکر فرمایا کہ آپ جن دلوں عج  
بیت اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے تو بدینہ منور وہ کے  
قام کے زوران قاضی صاحب کا مسحول خاک کیج  
لئی نماز کے بعد محل اشرافی تک سہن نبوی میں الکی  
جگہ پہنچت جہاں سے روپہ قدس سامنے رہے۔  
قاضی صاحب نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صرف

## سید شمسا در حسین شاہ

وشن ہیں میں ان کو سلام کیوں کروں؟  
(خود باللہ)۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع  
آزادی نے دل میں سوچا کر میں نے اس کو کیوں  
پہنچا؟ کیونکہ ہماری یہ مکمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
بھی ان رہے ہوں گے اور آپ کو تکلیف پہنچی ہو گی اور  
اس کا سبب بھی میں ہی ہاں ہوں، مگر مجھ انہوں نے اس  
میں سے کہا کہ اے اللہ کے بندے احضر صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دربار سے ہڑا درہار کس کا ہے؟ وہ کہنے کا کسی  
کافی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ پھر تو حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں عرض کر کر وہ تیرا پر مقدمہ مل کر دیں  
اور تو آپ کے مزار کے سامنے چاکر خشوع و غصوع  
کے ساتھ ہید دعا مانگ کر۔

”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ تیرے جیب کا دربار

موجاں ہو گئے

## ابوالکبیر مولانا نظام الدین

پوری سلسلہ اس درود ان جملے ہی۔ اب فتح نسل کو کیا پڑی ہے کہ وہ گوہر ہایا ب دریافت کرے؟ رام نے یہوں ہو کر احتساب قادیانیت جلد چودہ میں "عرضِ مرجب" کے عنوان کے تحت عرض کیا کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجم کے حالات چاہتا ہو تو امر حرم کے عنوان سے تعلق رکھتے ہو تو ان سچے کتاب پہنچو تو وہ اطلاع دےتا کہ مرجم کے حالات تجھ ہو جائیں۔ مولانا گور طیب قادری صاحب یہ کتاب لے کر مولانا گور طارق صاحب کے پاس گئے۔ مولانا گور طارق صاحب ہمارے بزرگ حضرت ماذلولور گور صاحب کے درود نظر ہیں۔ اور "بہرچ" میں طیب ہیں۔ "بہرچ" کو کہہ اب میں خان اور کھاریاں کے درمیان واقع ہے۔ کہہ اب میں خان سے "بہرچ" ہار کوہل کے لامبے پرواق ہے۔

مولانا گور طارق صاحب نے احتساب قادیانیت جلد ۱۷ کے ہائل پر نظر والی تو اچھی اٹھی اور فرمایا کہ مولانا ابو میدہ لفاظ الدین بی اے کو ایسی ماذلولور "بہرچ" کے ہائی تھے۔ یہاں ان کی قبر مبارک ہے ان کے پڑے یہاں قیم ہیں۔ مولانا گور طیب قادری صاحب نے یہ خوش کن خبر سنی و مجسم اٹھنے والے اس کتاب کا عرضِ مرجب پڑھ کر تھے۔ مولانا گور طارق صاحب کو وہ پڑھا تو لغتی کی طلب کا ان کی قبر میں ہو گئے۔ یہوں نے مولانا قادری سے فرمایا کہ میں تو مرصد سے مولانا (لغتی کی طرف) اکاپنے گاؤں ہاٹا ڈھاٹا تھا تو اداب کو کہہ اب میں خان اور مولانا گور رشی جاتی کے پاہنچے۔ ایک

ہوئے۔ اما پھر میں کو مرگ کو عنوان میں حضرت مخفی اور مظلوم چاہیے صاحب کے تھلکے صاحبزادے عزیزی اور ہاتھ اس وقت قرآن مجید حلقہ کرنے ہے ہیں۔ پھر میں معلوم سا پچھا اس کی ولی مراد ہوئی اور ہائے دلہندجھ مل چاہے اور سارا سپاس و تکفیر بن کر کہتا ہے: "مولانا ہو گئاں" اس کے صاحبانہ بول میں جو دلی ختنی کے اپنی طالبات کے باعث تقریرے وہ دن مرگ کو عنوان میں نہت کریں۔ اپنی طالبات کے باعث تقریرے وہ دن مرگ کو عنوان میں نہت کریں۔ اس تقریرے کے گزاراں بعد مذاہ عشاء منیذی بہاء الدین و گجرات کے میں حضرت مولانا گور طیب قادری نے اگلے روز سلکا نعم دریافت کرنے کے لئے فون کیا اور ایک اضافی پروگرام کی تھیں اکھڑا ہیا۔

رہنمہ چاہئے ہیں کہ مالی مجلس خود گدم بنت

مولانا اللہ عاصی سایا

نے قد کام بروگوں کے کتب درستہ ان کو اس زمانہ "احتساب قادیانیت" کے نام سے شائع کرنے کا تھا اور خلایا ہے۔ اس وقت تک احتساب قادیانیت کی چودہ جلدیں شائع ہو گئی ہیں۔ چودویں جلد جاتب الدلیلہ مذکورہ لفاظ الدین بی اے کو ایسی ماذلولور "بہرچ" کے لئے جائیں۔ کہہ اب میں ختم نہت کا لامبیں ہو گئیں چنانچہ ۲۰ اپریل کو اضلاع میں بھی کام لامبیں ہو گئیں۔ کہہ اب میں ختم نہت کا لامبیں ہوں۔

کہہ اب میں ختم نہت کا لامبیں ہوں۔

اعلاں اس نظر کا کام اور حضرت مولانا سید مطہر الملوک شاہ بخاری نور حضرت مولانا گور اسماں میں جماعت آہوی بعد نہ از عطا مذکورہ مولانا مذکورہ فرقہ القیر رحوم کا قیام کوہات میں ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ قا اب رام الحروف اور مولانا گور رشی جاتی کے پاہنچے۔

ماہنامہ "لوگ" میکان کے درخت کم جاتب رہا۔ مگر مظلوم چاہیے صاحب کے تھلکے صاحبزادے عزیزی اور ہاتھ اس وقت قرآن مجید حلقہ کرنے ہے ہیں۔ پھر میں معلوم سا پچھا اس کی ولی مراد ہوئی اور ہائے دلہندجھ مل چاہے اور سارا سپاس و تکفیر بن کر کہتا ہے: "مولانا ہو گئاں" اس کے صاحبانہ بول میں جو دلی ختنی کے اضافات ہوتے ہیں آج کی ملک میں اس تحریر کے مبتداں ہوتے ہیں۔ اس لئے آج اس صاحبانہ بول کو اپنی تحریر کا عنوان ہاٹا دیتا ہوں۔ مالی مجلس خود گدم بنتے پاہنچر میں فائدہ مذہب کی محالی کی تحریک میں جہاں تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے پہلے کو اس میں سے ایک فہرست پہنچی قصہ کر صوبہ بخاہ کے ہر ضلعی مقام پر قائم نہت کا لامبیں کا انتظام کیا جائے۔ سو تاں کم کی قدر سلطنتیں و رہنمہ کی تحریر سائی سے تحریک کے کام بانپرے بخاہ میں اس پر مدد آمد ہو گیا۔ میلانوی بھکریہ اور ماذلول آباد کے پروگرام کی اضافہ تبدیلیوں کے باعث عمل نہ ہو گا۔ اب خانہ مذہب کی محالی کے بعد خیال ہوا کہ ان اضلاع میں بھی کام لامبیں ہو گائیں چنانچہ ۲۰ اپریل کو ایک جائیں۔ کہہ اب میں ختم نہت کا لامبیں ہوں۔

کہہ اب میں ختم نہت کا لامبیں ہوں۔

اعلاں اس نظر کا کام اور حضرت مولانا سید مطہر الملوک شاہ بخاری نور حضرت مولانا گور اسماں میں جماعت آہوی بعد نہ از عطا مذکورہ مولانا مذکورہ فرقہ القیر رحوم کا قیام کوہات میں ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ قا اب رام الحروف اور مولانا گور رشی جاتی کے پاہنچے۔

مولانا نظام الدین کے خاندان کے حضرات سے ملاقات ہو جائے گی معلومات مل جائیں گی۔ نقیر راقم اور مولانا محمد طیب فاروقی رونوں کی یہ اس کر "موہاں ہو کھاں"۔

مولانا محمد طیب فاروقی نے فون پر پرسہ کروشٹ سن کر اس گاؤں میں اضافی پروگرام کا وعده لہماں چاہا۔ نقیر راقم الحروف کو گھر مطلوب حاصل ہو گی تو "پسکے دھماگے سے بندھے آئیں گے سرکار پر" عمل کر کے ودود کر لیا۔ چنانچہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء مطابق ۱۲ ارباب الاول ۱۳۲۴ھ بروز جمعہ سرگودھا سے سات بجے شمع سفر درج کیا۔ سازی میں ہارہ بیجے دن کوٹلہ ارباب ملی خان حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا غلام رسول شوق مذکور ہے کہ خلیفہ اور مدرسہ عربیہ سدیہ کے نام ہیں۔ حضرت خواجہ خواجہ مولانا خان حضرت مولانا نظام الدین بی اے حالات ابو عبیدہ نظام الدین بی اے کوہاٹ:

مولانا نظام الدین ایم اے کوہاٹ کے حالات جادع کے مبلغ مولانا شبیر احمد صاحب فاضل جامد جودہ میں اور گھر اول پنڈی میں مرحوم کے صاحبزادہ ہب العلوم انتظام اور رابطوں میں معروف ہو گئے۔ ذاکر معلقی کتابیت اللہ سے مل کر مولانا قاضی احسان احمد صدر سے پورہ منصب میں ہبھن کسانہ سے کوٹلہ ارباب ملی خان نے گاڑی بھیجی اتنی دری میں مولانا غلام رسول صاحب کے طبقے والے راجہ اللہ رکھانے بھی گاڑی ملکوں۔ دو گاڑیوں میں رفتاد سیست "بہر جھ" پہنچے۔

حضرت مولانا غلام رسول شوق مولانا خان حضرت خواجہ خواجہ مولانا خان حضرت مولانا نظام الدین بی اے مرحوم کا زندہ دل روشن دماغ، ملک عالم و میں ہیں دادا الحلوم کیبر والا کے قاریع اتحصیل ہیں دستوں کا وحی حق رکھتے ہیں اور ہمارے خواجہ تاش ہیں۔ ان کے ہاں مزار مجعہ کے موقع پر ہمان ہوا ان کے مدبر مسلکی بھائی اور بھنوں کی دوپٹے پوشی دستار بندی ہوئی۔

مولانا غلام رسول شوق صاحب نے طرح ذات کر حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب خلیفہ و نعمت جامد حنفیہ بھن کسانہ مہینہ بھر سے پیار ہیں۔ یہ سنتی نقیر نے بے ساختہ کہا کہ مہینہ ان کی عبادت کے پر ایصال ثواب کیا دل خوشی سے بیرون اچھتے کا آگھوں اور بادلوں سے الگ بونداہاندی شروع تھی جنم سنجھ جانا ممکن نہیں۔ وہ عرصہ تیس سال سے بھل کے ساتھ حشمتانہ برتاؤ رکھتے ہیں۔ نقیر راقم الحروف ان کا تردد کریا اور الگی پارش میں روحانی و جسمانی راحت دل و جان سے نلام بے دام ہے۔ راقم کو قاری محمد اختر صاحب سے ملاقات کے لئے بتاب پا کر مولانا محمد طیب فاروقی نے بندپڑھا کہ بھر "موہاں ہو کھاں"

رات کو جن کسانہ ہیاں بھی ہو جائے نقیر نے جائی تم کی تو حضرت مولانا محمد علی چاند ہری تقریب میں فرمایا کرتے تھے کہ حکومت اپنے علم پر نازاں نہ ہو کل دو دوست آئے گا کہ ختم نبوت کے شہداء و مجاهدوں کی قبروں کو جلاش کر کے ان پر سلام کئے جائیں گے۔ تمام سماجی مش مش کرائیتے کہ مجاہد ملت کی پیش گوئی کس فرمائا ہے۔ باقی ری ہماری تورہ معمول کی بات ہے۔ مولانا شوق صاحب نے قاری صاحب ہو کھن کیا انہوں نے فرمایا کہ میں گاڑی بھیج رہا ہوں ان کے طرح پوری ہوں۔

مولانا نظام الدین ایم اے کوہاٹ کے حالات جادع کے مبلغ مولانا شبیر احمد صاحب فاضل جامد جودہ کر لیا۔ چنانچہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء مطابق ۱۲ ارباب الاول ۱۳۲۴ھ بروز جمعہ سرگودھا سے سات بجے شمع سفر درج کیا۔ سازی میں ہارہ بیجے دن کوٹلہ ارباب ملی خان حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا غلام رسول شوق مذکور ہے کہ خلیفہ اور مدرسہ عربیہ سدیہ کے نام ہیں۔ حضرت خواجہ خواجہ مولانا خان حضرت مولانا نظام الدین بی اے مرحوم کا زندہ دل روشن دماغ، ملک عالم و میں ہیں دادا الحلوم کیبر والا کے قاریع اتحصیل ہیں دستوں کا وحی حق رکھتے ہیں اور ہمارے خواجہ تاش ہیں۔ ان کے ہاں مزار مجعہ کے موقع پر ہمان ہوا ان کے مدبر مسلکی بھائی اور بھنوں کی دوپٹے پوشی دستار بندی ہوئی۔

مولانا غلام رسول شوق صاحب نے طرح ذات کر حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب خلیفہ و نعمت جامد حنفیہ بھن کسانہ مہینہ بھر سے پیار ہیں۔ یہ سنتی نقیر نے بے ساختہ کہا کہ مہینہ ان کی عبادت کے پر ایصال ثواب کیا دل خوشی سے بیرون اچھتے کا آگھوں اور بادلوں سے الگ بونداہاندی شروع تھی جنم سنجھ جانا ممکن نہیں۔ وہ عرصہ تیس سال سے بھل کے ساتھ حشمتانہ برتاؤ رکھتے ہیں۔ نقیر راقم الحروف ان کا تردد کریا اور الگی پارش میں روحانی و جسمانی راحت دل و جان سے نلام بے دام ہے۔ راقم کو قاری محمد اختر صاحب سے ملاقات کے لئے بتاب پا کر مولانا محمد طیب فاروقی نے بندپڑھا کہ بھر "موہاں ہو کھاں"

محمد طارق صاحب نے نماز جازہ پڑھائی۔ علاقہ میں کوہاٹی بہاکے نام سے مشہور تھے۔ رب کریم کے کرم کو دیکھیں کہ آپ نے جس قدر خوبی خداوندیت کا تعاقب ہے جو ہوتا ہے میں شروع کیا، اُکتاں جن ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۲ء کی تحریکات ختم نبوت کا پیش آگھوں سے دیکھا۔ مرزا غلام احمد قادریانی، نور الدین، مرزا محمود، مرزا ناصر کو اپنے سامنے ایڑیاں رکھتے دیکھا۔ قادریانی کی قادیانیت کی تاریخ کیا تو دیگر مناظرِ اسلام کے ملادوں آپ بھی قادریانیت حسن بن کرمیدان میں اترے تھے۔ ہندوستان میں اپنے خرچ پر بنا نظرے کر رہے تھے۔ رالی، رائے گاریں سے مکھڑا آپ کی بیچانی تھی۔ مرزا

سے ارادت کا تعلق تھا۔ ان اکابر کی صحبوں نے آپ کوہاٹی کتب کے مطالعہ کا ذوق بیبا کیا۔ نہ ہی وہی تھیں کہ آپ نے جس قدر خوبی خداوندیت کا تعاقب ہے جو ہوتا ہے میں شروع کیا، اُکتاں جن ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۲ء کی تحریکات ختم نبوت کا پیش آگھوں

آپ کو سات بیٹے اور ایک بیٹی کی قتل میں اولاد صاف نہیں فرمائی، تمام اولاد کو علی تعییم دلائی۔ ساری اولاد میں وہی کتب کا مطالعہ کا ذوق بیبا کیا۔ نہ ہی وہی تھیں کہ آپ کی زندگی کا مشظہ ہوئے۔ اُکلی ہندوستان پر ترقی پائی اس وقت تک نام اولاد دنده ہے پاکستان کی نیزہ برتاؤی میں تھم ہیں اولاد کے نام ہے جیسا کہ:

۱:..... سمجھ راجح مصیب اللہ کینیڈا میں تھم ہیں۔

۲:..... خلایت اللہ بر قی طیکڑا کانج کے سندھاندا را پا کے جزل نہج کے عہدے سے ریڑا ہوئے لا ہدیش تھم ہیں۔

۳:..... دا کر ملٹی کنایت اللہ را پلڑی میں تھم ہیں اپنا لکنک بے میڈیکن کے کی شہروں میں اپنے ٹھیک ہیں۔ ۱۵/ جولائی ۱۹۸۹ء کو پیدا ہوئے ان طوسِ جنابِ تمام الدین (لیے اے) کو طی میں لفیہ ہندو حضرت مولانا ملٹی کنایت اللہ دہلوی صاحب سے ملاقات کے لئے گئے ہوئے تھے اس دوران میں کی دلادت ہوئی تو اسی لبست سے ہی میں کام ملٹی کنایت اللہ کھما۔

۴:..... بر گیدیز خالد سیف اللہ صاحب یہ ریڈا زبر گیدیز ترین اسلام آباد میں تھم ہیں۔

۵:..... انور مسیح اللہ سنبھی بھی کینیڈا میں تھم ہیں۔

۶:..... ملان حفیظ اللہ سنبھی برتاؤی میں تھم ہیں۔

۷:..... سمجھ شیر احمد ہائی پیدا نا ہزار تکھریں اور اسلام آباد میں تھم ہیں۔

۸:..... بیٹی کا نام فوری خانم (ایم اے) ہے۔

بڑے بیٹے مسیدہ اللہ کے نام سے اپنی کنیت ابو مسیدہ اختیار کی اور بیوی ابو مسیدہ تمام الدین لیے اے کوہاٹی کے ہم سے حوار ہوئے۔ ذینی ذوق کے مالی تھے۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی قانونی علامہ سید سلمان ندوی ملٹی کنایت اللہ دہلوی میں آسودہ خاک ہیں۔ اسی گاؤں کے خلیفہ مولانا

ان چار مناظر میں سے دراوم کے اس اور

ذین اور دو غائبانہ صحبوں کا مرکز اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی رفاقت نصیب فرمادیں تو پھر خود جنگ میں شام و ختنہ ختم نبوت زندہ با رکھ رہا متذہل تھے ہوئے ان کی زیارت و معوالہ کا شرف حاصل کریں گے۔ ”وَمَا ذالِكَ هُنَّى اللَّهُ بَعْزِيزٌ“۔

# عالیٰ حبوبی پر اپنے نظر

جامع مسجد اولی 2-G-8 کے خطیب حضرت مولانا قاری عزیز الرحمن صاحب کی صدارت میں مولانا محمد فاضلی نے خطبہ جو ارشاد فرمایا۔ مولانا فاضلی نے اپنے خطاب میں عوام الناس کے سامنے عقیدہ ختم نبوت کی ایمیت پر زور دیا اور ان کو اس بات کی طرف را فیض کیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے حوالے سے اپنی جوانی میں کوئام میں لا کیں اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کے مستحق ہیں۔ خطبہ جو مولانا فاضلی نے ارشاد فرمایا اور بعدازال مذاہجہ بھی پڑھائی۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات لائق تحریکیں ہیں جید آباد (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جید آباد کی دعوت پر پاکستان شریعت کونسل کے مرکزی امیر مولانا انصار الرحمن درخواستی بجزل سید جیزی مصروف مذہبی اسلامیہ زادہ الرشیدی جید آباد و مسرووف مذہبی اسلامیہ زادہ الرشیدی جید آباد تحریف لائے۔ مجلس جید آباد کے امیر ڈاکٹر مولانا عبد السلام قریشی مولانا عزیز الرحمن درخواستی بجزل سید جیزی مولانا محمد نذر حنفی مولانا اکثر سیف الرحمن آرائیں مولانا قطب الدین الصادقی مولانا عبد العالیٰ مسیح بن تبرانی مولانا اباعقب عاصم مولانا قاری مسیح ا الحق نے ہائی کورٹ سے جامع مسجد اولی 2-G-8 کے میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا۔ نماز مشاہدے سے

کے صاحبزادہ جناب مولانا عزیز الرحمن رحمانی بھی تحریف لائے آئے۔ گداش اپر ڈرام بہت اچھا رہا۔ انہوں نے شفقت فرمائی۔ راتم کے اصرار پر فائز تحریف لائے اور کچھ دیر قیام کے بعد کرامی کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا محمد طوفانی نے جاسد فرید پر کے نائب ہمیشہ عبد الرشید غازی کو جاسد فرید پر میں طلبہ کے کامباپ تحریری مقابله پر مبارکہ ادا دیئے کے لئے ان سے وقت میں کیا۔ انہوں نے شفقت فرمائی۔ وہ جو سے قارئ ہونے کے بعد فائز تحریف لائے بزرگوں کے درمیان چارلے خیال ہوا۔ انہوں نے جامعہ میں پیان کی دعوت دی۔ جس کو حضرت طوفانی صاحب نے بخوبی تجویل فرمایا۔ بعد مذاہجہ طوفانی نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا جتنی ایمان افرور، دلشیں، محبت کی گہرائیوں میں دوہا ہوا پیان شروع کیا تو لوگ کشاں کشاں تمعیج ہوتے ہیے گئے۔ ایک گھنٹہ پر بھی حضرت طوفانی کا مالا مال مٹکرانہ، مجاذب پیان ہوا۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی ایمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ حق العادو کی انجام دیتی پر زور دیا گیا۔ نماز جوہ سے فراحت کے بعد مذہبیں نے مولانا محمد اکرم طوفانی، قاضی احسان احمد اور دیگر کے اعزاز میں تبرانہ دیا۔ دریں اخچاہلے سے ملے شدہ پروگرام کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت مولانا ملتی احمد الرحمن

## ختم نبوت کا انفراس میاں چنوں

میاں چنون (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل میاں چنون کے زیر انتظام مدرس خالد بن ولید میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کا انفراس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا اللہ بخش قافی نے کہ۔ کا انفراس سے شایع ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مولانا محمد امیل شجاع آبادی مولانا عبدالحکیم نعیانی مولانا عبدالقادر رحمانی مولانا عبدالستار گورمانی اور مفتی مہدی العزیز نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ حقیقت ختم نبوت کے خلاف کسی اندر ولی و بیرونی سلاشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کا انفراس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے طالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم و اصلاح لی جائے اور چناب مگر سینیت پورے ملک میں انتشار کا دریافت آزادی تینس پر کمل طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔ اس موقع پر علاقہ کی مشہور علمی شخصیت علامہ عبدالحق چاہدہ ہی موجود تھے۔

## ختم نبوت کا انفراس چیچہ وطنی

چیچہ وطنی (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام جامع مسجد بلاک نمبر ۱۱ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کا انفراس منعقد ہوئی جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا محمد ارشاد نے کی۔ کا انفراس سے قاضی محمد اللہ خان ایم ایں اے گورناؤالہ مولانا غزال الرحمن جاندھری مولانا سید ابر حسین گیلانی مولانا اللہ وسایا مولانا محمد حالم طارق سید خیام اللہ شاہ بخاری مولانا عبدالحکیم نعیانی مفتی محمد حنفی اور قاری زادہ القاب سیست مخدود مطہر کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے حکومت کی قادیانیت فواز پالیسپور پر زبردست تخفید کی۔ تمدید

ہے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا خیال کرتے ہیں؟ انہوں نے بے درڑک جواب دیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں۔ سیلہ کذاب نے اپنے بارے میں سوال کیا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب بن زبیڈ نے اس کا مذاق اڑاٹے کے انداز میں کہا کہ یہ سیلہ کذاب کے کان تیری بات سننے سے تاہم ہیں۔ یہ سیلہ کذاب کے چہرے کا رنگ بدل گیا فتنے سے ہونت کا نہیں لگے اور جلا دے کہا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کاٹ دو سیلہ کذاب کے جری نشدن کے سامنے اس چاں شار صحابی نے ختم نبوت کے حقیدہ کے لئے سب سے مکمل قربانی دی جسم کھوئے کھوئے ہو گئے تین آنے والی دنیا پر یہ بات واضح کروی کہ صحابی رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو نبی اپنے کے لئے چار نہیں۔ علامہ زادہ الرشدی کے عالمانہ و فاضلائیہ بیان کے بعد چالشین حافظ القرآن والحدیث مولانا غفاء الرحمن درخواستی دامت برکاتہم نے مفصل خطاب فرمایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں کو سرہما۔ انہوں نے پاسہوں میں نہب کے خانہ کی بھال کے حوالے سے مجلس کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کی تعریف کی جس کی بدولت حکومت کو پاسہوں میں نہب کا خانہ بھال کرنا پڑا۔ پر خصوصی نشت ہادہ ہیچ کے لیکے بھک بھک بھک بھک پڑی ہوئی۔ اٹھ سکر بیڑی کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر حنفی نے انعام دیے۔ انہوں نے دلوں بزرگ علامہ کرام کا شکر پیدا کیا کہ ان حضرات نے اپنے صحیت وقت میں سے مجلس کے اس پروگرام کے لئے وقت لکالا۔ پر وکرام مولانا درخواستی صاحب کی دعا پر اختتام پڑی ہوا۔

تحمل ہاری مجر امنز کی تلاوت اور جناب زین العابدین کی حمد و نعمت کے بعد علامہ مولانا زاہد الرشدی صاحب کا یہاں شروع ہوا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ہاں ہے آپ کی آمد کے بعد نبوت کا سلسہ منقطع ہو چکا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کو ہاری تعالیٰ اور جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن و حدیث میں خوب واضح فرمایا ہے۔ صحابہ کرام کا اس بات پر اعتماد ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیلہ کذاب نے نبوت کا روئی کیا تو تمام صحابہ کرام ہاں اتفاق اس کے مقابلہ کے لئے توار ہو گئے اور ہارہ سو صحابہ کرام نے اس کے خلاف چار کے دروان جام شہادت لوش فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والوں میں سے سب سے پہلے شہید حضرت حبیب بن زبیڈ رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت زبیڈ بن عاصم اور امام عارف کے بیٹے ہیں۔ آپ عبداللہ بن زبیڈ مجھے جملی التقدیر صحابی کے بھائی ہیں جنہوں نے غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی خاطر اپنا سیدا گے بیٹا علیہ تاکہ وہن کی طرف سے جو تیر بھی آئے وہ ان کے پیٹے میں لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خداش تک نہ آئے۔ پر یہاں پر در خود کہ کہ آپ نے تمام صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ساختہ ارشاد فرمایا: "اللہ بیت تم پر اللہ کی رحمت کی برکتیں نازل ہوں، اللہ بیت تم پر اللہ کی رحمت کی برکتیں برسے۔" سیلہ کذاب کی طرف سے جب شروع فیاد زیادہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک خود روانہ کیا تاکہ اسے گراہی اور شروع فیاد سے روکا ہائے پر نامہ سارک لے کر جانے والے حضرت حبیب بن زبیڈ نے اسے ایک حکماً کو لاحظ کرنے کے بعد حضرت حبیب

شیرازی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ صدر حاضر میں ناموس رسالت کا اتفاق اور مقتدیہ ختم نبوت کا تھنا کرنا سب سے اہم فریضہ ہے۔ قادریانی ملک و دولت کے خلاف ہیں۔ لکھنؤی عہدوں پر برا جان قادریانی کلی دولت سے قادریانیت کو لڑو گئے رہے ہیں۔ حکومت فی الفور لکھنؤی عہدوں سے قادریانوں کو بر طرف کرے۔ پاہدروٹ کی طرح شافعی کارڈ میں نہب کا خانہ درج کرے اور قادریانی اوقاف کو اپنی حجولیں میں لے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلامی نظریاتی کوںل کی سفارشات کو بھی عالمی جامعہ پہنچایا جائے۔

### ندیہی اقدار کے خلاف انتہا پسندانہ رویہ پر نظر ثانی کی جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جید آباد (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیا بعد نماز عشاء متعقد ہوئے والی نشت سے اپنی جید آباد کا اجلاس منعقد ہوا جس میں امیر مجلس مولا ناہیں اکثر عہدالسلام قریشی کو یہ ختم نبوت جید آباد ڈویژن مولا ناہیں محمد نذر خانی، اکثر سیف الرحمن آرائیں مولا ناہیں جمیل الرحمن، حافظ محمد حیات، مولا ناہیں علی صدیقی، حافظ احمد نواز اور عمران خان شریک ہوئے۔ اجلاس میں ملک کی بھوئی صورت حال کا ہائزوں میں کہا اور پروری مشرف حکومت کی طرف سے دینی اقدار کے خلاف کے جانے والے پرور یگانہ کی شدید نہت کی گئی کہ پروری مشرف ایک طرف دینی اور دینی طرف بے پرورگی کی دکالت کرتے ہوئے پرور اور ناہمی پر اعزاز کرتے ہیں۔ لاہور کی میرا قلندریں میں بیکری ہیں کریں گا اگلے والوں کی طرف داری کی جاتی ہے۔ دوسری طرف تو ہیں رسالت کے قانون کو مولا نیز مرثیہ ہانے کی سرگرمی دکھائی جاتی ہے۔ علماء

خواجہ غانم حکومت برکاتم کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے، حکومت ناموس رسالت کے قانون میں کی گئی تزمیں فی الفور و اہمیتے اور چناب گرسیت پورے ملک میں اتحاد قادریانیت آزادی نیس پر پھیل اور بھیت سے مغلدا آمد کرائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سلسلے مولا ناہیں عبد الحکیم نعیانی نے کہا کہ قادریانوں کو پاکستان میں وہ جیتیت حاصل نہیں کرنے دیں گے جو پرور ہوں کو اس کام میں حاصل ہے۔ جمیت علماء اسلام کے رہنمائی مرحوم خان اور تاریخ زماں اقبال نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اکابرین علماء دین بندگی خدمات تاریخ کا سنبھلی ہاپ ہیں۔ کافلز کی دو یعنیں ہوئیں۔ پہلی نشت بعد نماز طرب ہوئی جس سے مولا ناہیں محمد رضا شاہ قاری زادہ اقبال مولا ناہیں عبد الرزق نعیانی اور مولا ناہیں محمد عالم طارق نے خطاب کیا بعد نماز عشاء متعقد ہوئے والی نشت سے اپنی امیر حسین گیلانی نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۹۷۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد نہ لائے تو آج پورا ملک قادریانیت کی زندگی ہوتا۔ حکومت قادریانوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنمایہ شاہزادہ نبوت مولا ناہیں محمد سلیمانی اور مولا ناہیں سید نعیانی نے خطاب کیا کہ قادریانوں کے پاس ٹھہر لے والے حکران ہیں تاکہیں کہ ان کا قادریانوں سے کیا تعلق ہے؟ مرزا قادریانی کی کتاب میں تضادات کا بھوہ اور جمیوت کا پلندہ ہیں۔ حکومت پاہدروٹ کی طرح شافعی کارڈ میں بھی نہب کاغذ شال کرے اور دوسرے غیر مسلموں کی طرح قادریان اوقاف کو بھی اپنی حجولیں لے۔ مولا ناہیں محمد عالم طارق نے اپنے پرورشیکی

### ختم نبوت کا فرنس عارف والا

عارف والا (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر احتمام مدرس عربیہ قادریہ میں ختم نبوت کافلز متعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولا ناہیں عبد الوہاب نے کی۔ کافلز سے شاہزادہ نبوت مولا ناہیں محمد سلیمانی اور مولا ناہیں محمد امامیل شجاع آبادی مولا ناہیں عبد الحکیم نعیانی مولا ناہیں محمد عالم طارق نعیانی اور مولا ناہیں ناصر نواز

بھل مل کے رہنمائی الحبیث حضرت مولا ناہیں جید اللہ خان نے کہا کہ فاشی و عربی کی روک قائم کے لئے اور اپنی ملیکی آبرو کے تحفظ کے لئے اپنی قائم تر توانا ہاں مرف کر دیں گے اور میرا قلندریں ہیچے قش اور ہے جیاں پر بھی پر گراموں کو بزرگ بادو روکیں گے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغ جو جهد کو سلام فیل کرتا ہوں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ہاتھ اعلیٰ مولا ناہیں عزیز الرحمن جاندھری نے کہا کہ حکومت امریکا قادریانیت نوازی بند کرے۔ روشن خیال اور نیا بھی آزادی کی آڑ میں فاشی اور مقتدیہ ختم نبوت کے خلاف سازش کی روک قائم کے لئے ہر ٹکن جو جہد کریں گے۔ مولا ناہیں سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۹۷۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد نہ لائے تو آج پورا ملک قادریانیت کی زندگی ہوتا۔ حکومت قادریانوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنمایہ شاہزادہ نبوت مولا ناہیں محمد سلیمانی اور مولا ناہیں سید نعیانی نے خطاب کیا کہ قادریانوں کے پاس ٹھہر لے والے حکران ہیں تاکہیں کہ ان کا قادریانوں سے کیا تعلق ہے؟ مرزا قادریانی کی کتاب میں تضادات کا بھوہ اور جمیوت کا پلندہ ہیں۔ حکومت پاہدروٹ کی طرح شافعی کارڈ میں بھی نہب کاغذ شال کرے اور دوسرے غیر مسلموں کی طرح قادریان اوقاف کو بھی اپنی حجولیں لے۔ مولا ناہیں محمد عالم طارق نے اپنے میں نے امیر مرکزیہ حضرت مولا ناہیں

انجیاء کے دارث ہیں علماء کی توجیہ کرنے والے اپنے انجام کو سامنے رکھیں۔ مولانا طوفانی نے اپنے خطاب میں موجودہ علماء سے ایکل کی کہ انجیاء کی ورافت کا مقصد صرف ادب و احترام ہی نہیں بلکہ انجیاء کی طرح ہر باطل ختنہ کا تعاقب اور نیکی کی اشاعت بھی علماء کی ذمہ داری ہے۔ مولانا طوفانی نے علماء سے ایکل کی کہ اس پر فتنہ دور میں علماء کو اپنی ان ذمہ داریوں کی طرف بھی بھرپور توجہ دیتی ہوگی۔ نیز نسل میں فناشی و مریان کو فروغ دینے کے لئے دیبا بھر کی کافر لاہیاں اور بون ذال الرخچ کر رہی ہیں۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اپنے خطاب میں موجودہ دور کی بے راہ روی کے پردہ کو ٹاک کریں اور نئی نسل کو گمراہی کے عین گھوموں میں کرنے سے بچائیں ذمہ داری قیامت کے دن ہم علماء سے ہر سلم نوجوان کی تھاہی اور اس تندی کی روک قیام کے حوالہ سے سوال کیا جائے گا۔ اہلاں میں ترقی پا دوسو سے زائد نوجوانوں نے شرکت کی۔

”تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں“

کے موضوع پر انعامی تقریری مقابلہ نگانہ صاحب (پر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نگانہ صاحب کے زیر احتفام ایک انعامی تقریری مقابلہ کا انعقاد ۱۴۰۵ھ بعد المازع شاہزادی مسجد نوری محلہ کیارہ صاحب نگانہ میں منعقد ہوا۔ تقریری مقابلہ کا عنوان مدل اسکول کے لئے تحفظ ختم نبوت اور ہماری اسکول کے لئے تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں تھا۔ اس تقریری مقابلہ میں شہر بھر کے دریں مارس اور اسکول کی کیش تعداد کے طلبہ نے حصہ لیا۔ طلبہ نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر اظہار خیال کرتے ہوئے قاریانوں کے عقائد کا پردہ چاک کیا۔ طلباء نے تحفظ ختم نبوت سے لگاؤ کا اظہار کرتے

مرزا یسی کے خلاف فلم نور کرت دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب میں سوال و جواب کی صورت میں آسان القائل میں مرزا یسی کے نام سرکار آپ پر نیشن کیا گیا ہے اور ہر سوال کا پختہ جواب دے کر اسلام کے خلاف مرزا یسی کے ہاتاک عزائم کو غاک میں ملایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابر نے ہر ہدی جدوجہد کے بعد اس خطہ ہاک ختنہ کے نزد کو کوڈا دے ہے۔ اس وقت تمام مسلمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تجھیکی کا اظہار کریں ہا کہ اکابر انہی گھرانی میں مرزا یسی کے خوفناک مخصوصوں کو غاک میں ملادیں۔

### عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور

مرزا یت کا تعاقب ہمارا مشن ہے:

### شبان ختم نبوت اشوہ فیض

سرگودھا (پر) شبان ختم نبوت کے مہانہ اہلاں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی اور عاصم اشتیاق نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور مرزا یت کا تعاقب ہمارا اولین مشن ہے اگر مرزا یت چاہدہ پر بھی چلے چاہیں تو ہم ان کا اللہ کے فعل و کرم سے تعاقب کریں گے کسی مرزا یت کا دیاں کو فناشی و مریانی کے رجی میں تخلیق نہیں کرنے دیں گے عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ یہ انساس ختم ہو جائے گی تو دین کی عمارت مہدم ہو جائے گی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر آپ اپنے ملے میں کسی ہماریاں کو فناشی و مریانی کے رجی میں تخلیق کرتا دیکھیں تو ہمیں فرا اطلاع دیں ہم ان کا آذونی نوش لیں گے۔ انہوں نے نوجوانوں کو تنبیہ کیا کہ احتاذ والدین کے ادب کے ساتھ ساتھ علماء کرام کا ادب بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کے لئے مدد

گرام نے کہا گہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل ہوا اور کتنا بڑا معلم ہے کہ آج اسلام کا نام لینے والوں کو اجتنہ پہنچ داشت گہ اور بے حیائی، فناشی، عربی اور ادبی تھات ہے۔ ملک کا سرکاری دفتر مریانی کی تصور کیا جاتا ہے۔ ملک کا سرکاری دفتر مریانی کی ایک مثال ہے۔ ملک کا صدر جب اپنے مہدے پر مرتبہ کا خیال نہ رکھ کر رہا ہے یہ بھی دو شانے تو حمام کا کیا عالی ہو گا؟ ملادہ گرام نے پروین شرف سے طالبہ کیا کہ ملک کو سیکولر ازم کی کھانی میں گرانے کے بجائے اپنے روپ پر نظر ہانی کریں اور زیبی اقدار کا لاملا ادارکت ہوئے ریڈی یعنی دی میں مادر ہدآزادی پر پابندی لگائی جائے۔ تھیں رسالت کے فانون کو غیر موثر کرنے والی ترمیم والیں لی جائے۔

ختم نبوت کے عقیدہ کی حفاظت کرنے والے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

### کے گویا ذاتی حافظ ہیں

انہوں (پر) عقیدہ ختم نبوت ایمان کی ہاں اور اس سے ہے۔ اس کی حفاظت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب مکمل قرآن کردوں گے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کی حفاظت کرنے والے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گویا ذاتی حافظ ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حافظین میں شامل ہو کر ہر قدر سے حفظ اداہو جائے۔ ان خیالات کا اکھار مکتبہ الواردہ میں ہمہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ہاشمی محمد اسراeel مژگی لے اپنی کتاب ”مرزا ٹادیانی کی کہانی سوالات کی زبانی“ کی محاںیوں کو تفسیر کے موقع پر کیا۔ انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ علماء کرام کا ادب بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء کے لئے مدد

مسلمان نہیں ہو سکتا ہر مسلمان کو چاہئے کہ عقیدہ ثُمہ نبوت کی تبلیغ کر کے قادر یا نبیوں کا ذلت کر مقابلہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں رکھی ہے یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور مسلمان ایک غیر تند قوم ہے ہم اپنے ملک میں قادر یا نبیوں کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ حکومت نے اسلام دشمن اور غدار پاکستان قادر یا نبیوں کو آزاد چھوڑ دیا ہے جس سے سندھ کا پرانا ماحول جاہ ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران قادر یا نبیت تو ازی چھوڑ دیں تو قادر یا نبیت چند نبوں میں ثُمہ ہو سکتی ہے رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آخر میں مسلمانوں سے اولیٰ کی گئی کہ وہ قادر یا نبی مصنوعات بالخصوص شیز ان کا مکمل بایکاٹ کر کے دینی تحریت کا ثبوت دیں۔ رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے زیادہ ہمیں کوئی چیز عزیز نہیں۔ ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے خیاری مقاصد میں سے ہے۔ قادر یا نبیوں کی ارتادوی سرگرمیوں کا تعذیب جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام رحمت ہے جس کا دردشت گروی اور فرقہ وادیت سے کوئی تعلق نہیں۔ رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیروی رائجی تعبادات کا ذریعہ ہے۔ ثُمہ نبوت مسلمانوں کا انتہائی اور بیوادی عقیدہ ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن و مسلم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ثُمہ نبوت کا اقرار نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ قادر یا نبیت کو کام دیجے بغیر ملک میں اہن و امان کی صورت حال میں دوچار کر دکھا ہے دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی ستون پر عمل کریں اور قادر یا نبیوں کا مکمل بایکاٹ کریں۔ رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کبھی نبوی کی علامت ہے۔

## مسلمانوں کے دلوں میں اللہ اور رسولؐ کی محبت باقی ہے، اس وقت تک کوئی بھی طاقت ہمارے جذبات کو نہیں دبا سکتی

گبک (پر) جب تک مسلمانوں کے دلوں میں اللہ اور رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت باقی ہے، اس وقت تک کوئی طاقت ہمارے جذبات کو نہیں دبا سکتی۔ ان خیالات کا اکھار عالمی مجلس تحفظ ثُمہ نبوت گبک کے پرنسیپر سکریٹری عبد اللطیف شیخ، جزل سکریٹری عبد اللطیف انجیسٹر جاوید احمد، ذاکر عبد الرحمن حکیم عبد الواحد بروہی، نلام قادر محمد شہید اور جیل احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا۔ انہوں نے کہا کہ رحمت کا نکات گی اطاعت و فرمانبرداری میں انسانیت کی کامیابی ہے ہمارا سب کوئی عقیدہ، ثُمہ نبوت کی حافظت پر قربان ہے، ہم ایسا لفاظ چاہتے ہیں جس میں اسلام کی ہالادستی ہو، اہل عکرانوں کی وجہ سے ملک جاہ ہورہا ہے زوشن خیال کے نام پر بے جای اور غاشی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ امریکا کے کہنے پر آغا خان بورڈ کے ذریعے تعلیمی نصاب سے قرآنی آیات کو خارج کیا گیا تمام امت مسلم اس حرم کے اقدامات کو کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ جزل پروردی نے امریکی علمائی قبول کر کے ملک و قوم کو عالمی سطح پر ایک خاتمت آیز صورت حال سے دوچار کر دکھا ہے دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کی ستون پر عمل کریں اور قادر یا نبیوں کا مکمل بایکاٹ کریں۔ رحمت کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کبھی نبوی کی علامت ہے۔

ہوئے قادر یا نبیت کا بہترین طریقے سے پوٹ مارٹ کیا۔ اس پروگرام کی صدارت حاجی عبدالحید رحانی امیر مجلس نکانہ مہمان خصوصی حاجی محمد شفیق سابق کونسل نکانہ اور ائمۃ سکریٹری کے فرائض محدثین خالد صدر عالی مجلس تحفظ ثُمہ نبوت نکانہ نے ادا کئے۔ اس تقریبی مقابلہ کے مصطفیٰ کے فرائض پر فیصلہ شیر احمد، مولانا ناصر ایڈویٹ مولانا قادری سیف علی نے ادا کئے۔ مصلحتین کے مختف فیصلہ کے مطابق حصہ مل سے جعل حسین گورنمنٹ گورنمنٹ ہائی اسکول نکانہ اول، علی ریاض پاک گیریٹن کینٹ ہائی اسکول نکانہ نکانہ دوم، محمد روزیل اکبر مدرسہ ایمن مسجد شیخاں نکانہ ہم قرار پانے، جبکہ حصہ ہائی میں حافظ نیاء اللہ صدیقی گورنمنٹ گورنمنٹ نکانہ اول، محمد حسین نواز گورنمنٹ ایمیسی ہائی اسکول نکانہ دوم اور حوصلہ افزائی کے اعمامت محمد زبیر قرالفلاح کینٹ اسکول نکانہ اور راشد اسحاق مدرسہ ثُمہ نبوت ہاؤ سنگ کالونی نکانہ صاحب کو دیئے گئے۔ اس مقابلہ میں اول آنے والے کو پانچ سورہ پہنچ دوم کو تین سورہ پہنچ اور سوم کو دو سورہ پہنچ دیا گیا۔ تسمیم اعمامت کے بعد سامنے میں تخدی دیا گیا۔ تسمیم اعمامت کے بعد سامنے میں اس خطاب کرتے ہوئے محمد محبیں خالد نے قادر یا نبیوں کی جنی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں پر زور دیا کہ وہ ان پر نظر رکھیں اور ان کا ہر میدان میں تعاقب چاہری رکھیں۔ آخر میں امریکا کی طرف سے گوانا موبے میں بے گناہ مسلمان تبدیلیوں کو ہائی ایکٹ دینے کے لئے قرآن مجید کی توبیان کرنے پر بہرہ زور + اللادا میں نہ ملت کی گئی اور ایک قرار داد منظور کی گئی کہ اس واقعہ کے مددار لوگوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اور حکومت پاکستان اس واقعہ کا نوش لیتے ہوئے اپنی قدرداریاں پوری کرے۔

## اے رسولِ امیں خاتم المرسلین ﷺ

حضرت سید نقیش شاہ الحسینی مدظلہ

اے رسولِ امیں خاتم المرسلین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے برائیکی وہاںی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حب  
ذودمان قریشی کے درمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجا�ا تجھے  
اے ازل کے حسین، اے ابد کے حسین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات مظفر پہ لائی گئی  
سید الاولین، سید الآخرین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواؤں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسمان میں ہوا  
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیر نگلیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں دعائیں فرش کی، تیری پرواز میں رفتیں عرش کی  
تیرے انفاس میں خلد کی یا کمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سدراہِ انتہی رہ گزر میں تری، قابِ قوسین گرد سفر میں تری  
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں صوت رے سرمدی تاج کی، ڈلف تاباں حسین رات معراج کی  
لیلة القدر تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ، مجتبیٰ، تیری مدح و هناءٰ، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں  
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلانے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا لکھوں  
تو بہ توبہ نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار پیاروں کی شان جلی ہے بھلی، یہ صدیقؓ فاروقؓ عثمانؓ علیؓ  
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جاشین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نہیں افس، دو جہاں، سرورِ دلبران، دلبِ عاشقان  
ذھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

# دہشت گردوں؟ غدارکوں؟

دہشت گردی کی وارداتوں میں قادریانی لاپی کے ملوث ہونے کا منہ بولتا ثبوت

## رسول پورتارڈ سے "را" کا ایجنت دوسرا تھیوں سمیت گرفتار

پندی بھیاں (نامزگار) رسول پورتارڈ سے بھارتی ایجنسی "را" کے مبینہ ایجنت کو اس کے دوسرا تھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا ملکمان کے قبضے سے دو ہزار گرینڈ دو کالشکوفیں برآمد کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ پکڑا جانا والا ایجنت مبشر احمد قادریانی ہے جبکہ اس کے خاندان ان کے دوسراے افراد فرار ہو گئے۔ اے ایس پی پندی بھیاں عمران محمود نے پریس کا فرنٹ میں بتایا کہ پولیس نے ایک خفیہ اطلاع پر رسول پورتارڈ میں چھاپ مارا اور قادریانی مبشر احمد کو اس کے دوسرا تھیوں ذوالفتخار، ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر کے ان کے قبضے سے دو کالشکوف برآمد کر لیں؛ جس سے وہ دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بتایا مبشر احمد کا خاندان جو کوئی تھی بازی کرتا ہے اس کی بہن کی شادی بھارت میں قادریانی حبیب احمد سے ہوئی تھی قادریانی حبیب احمد جو کہ "را" کا ایجنت ہے اور بھارت میں مقیم ہے اس سے مبشر احمد نے رابطہ قائم کر کھاتھا اور ہزار گرینڈ بم اس نے آٹھ سالوں سے بوری میں پیک کر کے گھر میں چھپا کر کھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کالشکوفیں کو اپنے دوستوں ذوالفتخار، ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا وہ اپنے بہنوئی حبیب احمد کو بھارت میں معلومات فراہم کرتا تھا انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد کا والد بشارت احمد اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ فرار ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد نے دوران تفتیش بھی "را" کا ایجنت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (بتارنخ ۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء روزنامہ جگ لاهور)

## پندی بھیاں میں "را" کا قادریانی ایجنت اور دوسرا تھی گرفتار، اسلحہ برآمد

گرفتار ہونے والوں میں مبشر احمد ذوالفتخار اور ذکاء اللہ شامل ہیں، مبشر کا بھارتی بہنوئی بھی قادریانی ہے پندی بھیاں (نامزدہ خبریں) رسول پورتارڈ سے بھارتی ایجنسی را کا قادریانی ایجنت دوسرا تھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے قبضے سے دو ہزار گرینڈ اور دو کالشکوفیں برآمد ہوئیں۔ ایس پی پندی بھیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پر پریس کا فرنٹ میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی فری کے ساتھ رسول پورتارڈ میں چھاپ مار کر قادریانی مبشر احمد کو اس کے دوسرا تھیوں ذوالفتخار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادریانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادریانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنت ہے۔ اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر کھاتھا۔ گرینڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا کر کھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کالشکوفیں کو اپنے دوستوں ذوالفتخار، ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان ان کے دیگر افراد فرار ہو گئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پی نے بتایا پدرہ روز تک ہم دہشت گروں کے نیبے، اے کا پتہ چلا لیں گے۔ (بتارنخ ۵ اکتوبر ۲۰۰۳ء روزنامہ "خبریں" لاهور)